سرکاری رپورٹ

چوتھا اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی
کی کارروائی

منعقدہ ۳۰ جنوری ۱۹۹۴ء

نمبر شمار	فہرست	صفحہ نمبر
۱۔	آغاز کارروائی تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۲
۲۔	وقفہ سوالات	۳
	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	
۳۔	رخصت کی درخواستیں	۱۷
۴۔	تحریک استحقاق نمبر۶ (منجانب محمد صادق عمرانی) (معاملہ ختم)	۱۷
۵۔	تحریک التوا نمبر۱۵ (منجانب مولانا عبدالواسع) محرک نے زور نہیں دیا	۲۰
۶۔	تحریک التوا نمبر۱۶ (منجانب محمد سرور خان کاکڑ) محرک نے زور نہیں دیا	۲۴
۷۔	کمیٹیوں کی تشکیل (ملتوی)	
۸۔	مسودہ قانون نمبر۱ (غیر قانونی الاٹمنٹس) ملتوی کیا گیا	۳۲
۹۔	مسودہ قانون نمبر۴ (منظور کیا گیا)	۳۶

جلد

شمارہ

بلوچستان صوبائی اسمبلی

ا۔ جناب اسپیکر ــــــــــــ عبدالوحید بلوچ
۲۔ جناب ڈپٹی اسپیکر ــــــــــــ ارجن داس بگٹی

افسران صوبائی اسمبلی

ا۔ سیکریٹری اسمبلی ــــــــــــ مسٹر اختر حسین خان
۲۔ جوائنٹ سیکریٹری ــــــــــــ محمد افضل

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا چوتھا اجلاس

مورخہ ۳۰ جنوری ۱۹۹۴ء/۱۷ شعبان المعظم ۱۴۱۴ھ

(بروز یکشنبہ)

زیر صدارت جناب عبدالوحید بلوچ۔ اسپیکر

بوقت ساڑھے گیارہ بجے قبل دوپہر بلوچستان اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالمتین اخوندزادہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ۝ اَلَآ اِنَّھُمْ
ھُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰکِنْ لَّا یَشْعُرُوْنَ ۝ وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ اٰمِنُوْا کَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ
قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ کَمَآ اٰمَنَ السُّفَھَآءُ اَلَآ اِنَّھُمْ ھُمُ السُّفَھَآءُ وَلٰکِنْ لَّا یَعْلَمُوْنَ ۝

ترجمہ ۔ اور جب ان سے یہ کہا جاتا ہے کہ ملک میں فساد نہ کیا کرو تو وہ کہتے ہیں کہ ہم ہی تو اصلاح کرنے والے ہیں۔ دیکھو یہی تو مفسد ہیں لیکن ان کو خبر بھی نہیں اور جب ان سے یہ کہا جاتا ہے کہ ایمان تم بھی جیسا کہ اور لوگ ایمان لائے تو کہتے ہیں کہ ہم اسی طرح ایمان لے آئیں جس طرح احمق ایمان لے آئے۔ دیکھو یہ لوگ ہیں مگر یہ جانتے نہیں۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

وقفہ سوالات

جناب اسپیکر - سردار محمد اختر مینگل صاحب اپنا سوال نمبر ۶۰ دریافت فرمائیں۔

X ۶۰ سردار محمد اختر مینگل

کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال ۱۹۸۸ء میں سابق جنرل منیجر (فنانس) بی ڈی اے محمد فاروق اور اس کے دوسرے ساتھیوں کو خرد برد' اپنے اختیارات سے تجاوز اور دیگر بدعنوانیوں کے الزامات میں باقاعدہ قانونی کارروائی کے بعد ملازمت سے ڈس مس (سبکدوش) کیا گیا تھا۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ بلوچستان ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ نے نہ صرف مذکورہ بالا افسران کی بحالی کا کیس مسترد کردیا تھا۔ بلکہ سپریم کورٹ نے ان افسران کی رحم کی اپیل بھی مسترد کردی تھی۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ جام میر غلام قادر خان (مرحوم) سمیت بالترتیب سابقہ تمام وزراء اعلیٰ صاحبان نے بھی محمد فاروق سابقہ جنرل منیجر (فنانس) بی ڈی اے کی رحم کی اپیلیں مسترد کردی تھیں۔

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ سابقہ وزیر اعلیٰ بلوچستان نواب محمد اکبر خان بگٹی نے مورخہ ۲۳ اگست ۱۹۸۹ء کو محمد فاروق کی اپیل برائے بحالی ملازمت لکھا تھا کہ اس افسر کو فوری طور پر جیل میں ڈالا جائے کیونکہ اس افسر کی بدعنوانیوں کی وجہ سے محکمہ کے تمام پراجیکٹ ناکام ہوگئے ہیں۔

(ر) اگر جزو (الف) تا (د) کا جواب اثبات میں ہے تو موصوف کو دوبارہ بحال کرنے کی وجوہات کیا ہیں۔ جب کہ موسم گرما کی اسمبلی سیشن ۱۹۹۱ء میں سابق وزیر اعلیٰ نے ایوان کو یہ یقین دلایا تھا کہ بی ڈی اے سے نکالے گئے افسران کو دوبارہ ملازمت پر بحال نہیں کیا جائے گا۔ نیز کیا مذکورہ بالا تمام حقائق کے باوجود موصوف کو ملازمت پر دوبارہ بحال کرنے کے اقدامات سے حکومت بلوچستان نے اپنے اختیارات سے تجاوز نہیں کیا ہے۔ جس سے عوام کی حق تلفی ہوئی ہے۔ تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سردار نواب خان ترین (وزیر بی ڈی اے)

جواب کے متعلق مطلوبہ معلومات حاصل کی جارہی ہیں جونہی یہ حاصل ہوگئیں ایوان کی میز پر رکھوادی جائیں گی۔

مسٹر محمد اختر مینگل - جناب اسپیکر صاحب چونکہ جواب نہیں دیا گیا ہے ہم اس کے متعلق پھر ضمنی سوال کیسے پوچھیں سوال بھی اتنا مشکل نہیں تھا جس کے لئے ہم نے اتنا ٹائم بھی دیا ہے یہ سوال ہم نے دو جنوری کو پیش کیا تھا اور آج تیس جنوری ہے کوئی پاکستان کے اٹامک پاور کے بارے میں تو سوال نہیں کیا تھا سوال مختصر سا تھا بی ڈی اے کے مسائل کے بارے میں کچھ سوال تھا تو اکثر جوابات ہم نے دیکھے ہیں ان میں یہ لکھا گیا ہے کہ جواب موصول نہیں ہوا جس کی معلومات حاصل کی جارہی ہیں نہ جانے کہاں سے یہ معلومات حاصل کی جارہی ہیں جو ہمیں ذمہ داری بطور ممبر صوبائی اسمبلی کے سونپی گئی ہے ہمارا یہ حق بنتا ہے کہ ان محکموں کے بارے میں نشاندہی کریں اور معلومات حاصل کریں تو نہ جانے کیوں ہمارے ٹریژری بنچز سے سوالوں کے جواب نہیں دیئے جاتے ہیں یا ایسے جواب دیئے جاتے ہیں جو ہماری سمجھ سے باہر ہوتے ہیں یا جواب دینے سے کتراتے ہیں اور کوشش یہ کی جاتی ہے کہ جواب نہ ہو تو ہم سمجھتے ہیں کہ بطور ممبر صوبائی اسمبلی ہمارا یہ استحقاق مجروح ہو رہا ہے اس کے لئے ہم جناب اسپیکر آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ جو بطور ممبر صوبائی اسمبلی ہمارا استحقاق مجروح کیا جارہا ہے اس پر اب بحث کی جائے۔

سردار نواب خان ترین (وزیر بی ڈی اے) - جناب والا بی ڈی اے کے پاس اس کا سیکریٹری ابھی تک نہیں ہے۔ چیئرمین اکیلا ہے کئی مصروفیات ہوتی ہیں اس لئے تھوڑی سی دیر ہو جاتی ہے۔ آپ کو اس سیشن کے دوران جواب دے دیئے جائیں گے۔

سردار محمد اختر مینگل - (پوائنٹ آف آرڈر) جناب' اگر ہمارے وزیر صاحب کے پاس اس کے جوابات نہیں ہیں جوابات میرے پاس موجود ہیں۔ میں ان کو جوابات دینے کے لئے تیار ہوں میں ان کی اس سلسلے میں مدد کر سکتا ہوں۔

وزیر بی ڈی اے - آپ کی بڑی مہربانی سردار صاحب جواب آپ کے پاس ہیں ہمارے پاس تو اس وقت موجود نہیں ہیں جب جواب ہمارے پاس آجائیں گے آپ کے سامنے پیش کردیں گے۔

سردار محمد اختر مینگل - جناب والا رولز کے تحت پندرہ دن کا نوٹس دیا جاتا ہے اور پندرہ دنوں کے اندر ان تمام محکموں کو ان سوالوں کے جوابات دینے ہوتے ہیں یا وہ کوئی لاجواب جواب ڈھونڈ رہے ہیں شاید بڑی محنت کر رہے ہیں ان سوالوں کے جوابات دینے کے لئے کوشش کر رہے ہیں جواب تک نہیں آئے ہیں حالانکہ میں نے پانچ سوالوں کے متعلق پوچھا ہے جس کا جواب ابھی تک نہیں دیا گیا ہے۔

وزیر بی ڈی اے - سردار صاحب آپ کو جلد انشاء اللہ جواب مہیا کردیں گے اور آپ کو مطمئن کردیں گے۔

جناب اسپیکر - سید شیر جان

سید شیر جان بلوچ - جناب اسپیکر ان پانچ سوالوں کا جواب ابھی تک موصول نہیں ہو رہا ہے حالانکہ ۱۵ دن کے نوٹس کے بعد وہ اپنے محکمے سے تمام معلومات حاصل کرلیں اور یہ معلومات اکٹھا کرکے معزز ممبر کو مہیا کردینی چاہئے یہ کونسی بات ہے کہ پندرہ دن کے بعد بھی ایک مہینے کے بعد بھی وہ کہتے ہیں کہ جواب موصول نہیں ہوا ہے اس طرح ہم کیسے مطمئن ہوسکتے ہیں۔

وزیر بی ڈی اے - جناب اسپیکر ہم نے محترم ممبر صاحب سے وقت مانگا ہے کوئی نیا مسئلہ نہیں پیش کیا ہے آپ کو جواب صحیح ملے گا ہم غلط جواب نہیں دیتے اس لئے تھوڑا سا وقت مانگا ہے۔

سردار محمد اختر مینگل - جناب اسپیکر! اسمبلی میں ہمیں معلوم ہے کہ جواب تو ملیں گے لیکن کب ملیں گے اس کی بھی نشاندہی آپ یا خود وزیر کردیں کہ کب ملیں گے جب ہم کہیں نااہل کے لفظ استعمال کریں تو وزیر اعلیٰ صاحب ناراض ہوں گے کہ ہماری حکومت کو نااہل کہہ رہے ہیں اور ہماری حکومت کو ایسا نہیں کہیں تو ان جوابات کے ذریعے ہم کیا سمجھیں جوابات سے کیا سمجھا جائے۔

نواب ذوالفقار علی مگسی (قائد ایوان) - سردار صاحب آپ بار بار نااہل کی بات نہ کریں آپ یہ نہ سمجھیں کہ آپ کو سوالوں کے جواب نہیں ملیں گے سب سے پہلے تو یہ

سوالات آپ نے مجھ سے کئے ہیں آپ کو تو یہ سوال وزیر اعلیٰ سے نہیں کرنا چاہئے متعلق وزیر سے
کرنا چاہئے تھا۔ آپ متعلقہ وزیر سے پوچھیں۔ آپ اپنا سوال پڑھیں۔ اس میں لکھا ہے کہ وزیر
اعلیٰ بتائیں۔ آپ وزیر سے پوچھیں۔

سردار محمد اختر مینگل — جناب والا وزیر کا یہ حال ہے کہ جواب نہیں دے سکتے ہیں
اس لئے ہم نے سوچا ہے کہ وزیر اعلیٰ سے پوچھ لیں شاید وہ ایوان میں ہمیں جواب دے دیں جو کہ
چیف ہیں یہ سب کچھ بتا دیں۔

قائد ایوان — جناب والا یہ پہلی دفعہ بی ڈی اے کے سوالات آئے ہیں پہلی اٹیمپٹ تو بی
ڈی اے کے وزیر سے کرنی چاہئے تھی آپ ان سے پوچھتے اس کے بعد اگر وہ جواب نہ دیتے تو پھر
مجھ سے سوال کرتے۔

سردار محمد اختر مینگل — جناب والا بی ڈی اے کی کارکردگی دیکھ کر ہی تو ہم نے آپ
سے سوالات دریافت کئے ہیں چیف منسٹر صاحب۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ (وزیر تعلیم) — جناب اسپیکر صاحب میں آپ سے
گزارش کرتا ہوں کہ یہ پہلی دفعہ ہے کہ جب سے اسمبلی میں سوالات جوابات ہو رہے ہیں اس
کے جو جواب موصول نہیں ہوئے ہیں میں اپنے دوست سے کہتا ہوں اس کے لئے وہ ہمیں وقت
دے دیں ہم اپنی نااہلی یا اہلیت اس ایوان میں ثابت کردیں گے لہٰذا میں معزز رکن سے گزارش
کروں گا ہم اسمبلی میں ثابت کریں گے۔

جناب اسپیکر — سوال نمبر ۶۲ کے بارے میں کوئی ضمنی سوال ہے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر خزانہ) — جناب والا اس سوال کا جواب بھی
اس صورت میں ہے آپ اس کے لئے اسی اجلاس میں کوئی دوسرا دن رکھ لیں تو انشاء اللہ آپ کو
جوابات مل جائیں گے جیسا کہ اس کی یقین دہانی وزیر اعلیٰ صاحب نے کرائی ہے کوئی اور دن رکھ
لیں یہ اچھا ہوگا۔

جناب اسپیکر — یہ سوال تو اس اجلاس میں پیش ہوگئے ہیں وزیر صاحب جو اس کے

متعلق جواب دے دیں اس کو ہاؤس میں جواب دینا چاہئے۔

سردار محمد اختر مینگل - جناب والا سوال بھی وہی ہے جواب بھی وہی ہے۔

جناب اسپیکر - سوال نمبر ۶۱ سردار محمد اختر مینگل صاحب دریافت فرمائیں۔

X ۶۱ سردار محمد اختر مینگل

کیا وزیر بی ڈی اے ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چیئرمین بی ڈی اے نے سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اپنے ایک رشتہ دار مسٹر جاوید جعفر کو بحیثیت منیجر گریڈ ۱۷ میں اور چند دیگر افسران کو ۱۶ میں تعینات کر دیئے ہیں۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت سپریم کورٹ کی فیصلہ کی خلاف ورزی کرنے پر چیئرمین بی ڈی اے کے خلاف قانونی کارروائی کرنے اور بھرتی شدہ افراد کو فوری طور پر ملازمت سے برخاست کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تفصیل دی جائے۔

وزیر بی ڈی اے

جواب کے متعلق مطلوبہ معلومات حاصل کی جا رہی ہیں جونہی یہ حاصل ہو گئیں ایوان کی میز پر رکھوا دی جائیں گی۔

X ۶۲ سردار محمد اختر مینگل - کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فروری ۱۹۸۸ء میں مسٹر نسیم احمد جنرل منیجر، مسٹر نشاط نبی پروجیکٹ منیجر اور مسٹر وقار عالم ملک ایڈیشنل جنرل منیجر محکمہ بی ڈی اے کو ملازمت سے سبکدوش (DISMISS) کر دیئے تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ بورڈ آف ڈائریکٹر بی ڈی اے بلوچستان ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ آف پاکستان سمیت بالترتیب سابق تمام وزراء اعلیٰ صاحبان جام میر غلام قادر خان (مرحوم)، میر ظفر اللہ خان جمالی اور نواب محمد اکبر خان بگٹی نے مذکورہ افسران کی رحم کی اپیلیں مسترد کی تھیں۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو اب ان افسران کی رحم کی اپیل زیر غور لانے اور انہیں دوبارہ ملازمت پر بحال کرنے کی کیا وجوہات ہیں تفصیل دی جائے۔

وزیر بی ڈی اے

جواب کے متعلق مطلوبہ معلومات حاصل کی جارہی ہیں جونہی حاصل ہوگئیں ایوان کی میز پر رکھوادی جائیں گی۔

جناب اسپیکر ۔ سوال نمبر ۶۳ سردار محمد اختر مینگل صاحب کا ہے۔

X ۶۳ سردار محمد اختر مینگل

کیا وزیر بی ڈی اے از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ قانون نے بذریعہ ایک مکتوب نمبر ۸۸-۳-۵ مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۹۳ء کو بی ڈی اے سے سبکدوش کئے گئے افسران کا کیس برائے پڑتال و قانونی نظر ثانی طلب کیا تھا۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا مذکورہ کیس محکمہ قانون کو بھیج دیا گیا ہے۔ نیز اگر جواب نفی میں ہے تو وجہ بتلائی جائے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ بی ڈی اے سے سبکدوش کئے جانے والے افسران کے حق میں محکمہ انڈسٹریز کو بھیجی گئی موجودہ چیئرمین کی سمری افسران بالا کو (MIS- GUIDE) غلط رہنمائی کرنے کے مترادف ہے جب کہ سابقہ چیئرمینوں کی سمریاں بالکل مختلف تھیں۔

(ج) اگر جز (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت موجودہ چیئرمین کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تفصیل دی جائے؟

وزیر بی ڈی اے

جواب کے متعلق مطلوبہ معلومات حاصل کی جارہی ہیں جونہی حاصل ہوگئیں ایوان کی میز پر رکھوادی جائیں گی۔

سردار نواب خان ترین (وزیر بی ڈی اے) ۔ جناب والا ابھی تک اس کا جواب نہیں دے سکے ہیں۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ ۔ جناب اسپیکر اس اسمبلی کے قواعد و ضوابط کے تحت اپنے سوالات کے جوابات کے دن جواب نہیں دے سکتا ہے تو یہ اس کے لئے کوئی بہانہ نہیں ہے اور یہ کوئی بات نہیں ہے کہ آئندہ اجلاس میں اس کا جواب فراہم کردیا جائے گا ہم یہ کریں گے یا وہ

کریں گے یہ بالکل غلط بات ہے۔ جس دن کے لئے سوال پیش ہوں تو اس دن معزز ممبر کو جواب ملنا چاہئے اور وزیر صاحب اس کا پابند ہے اس کا جواب دے ورنہ اس ہاؤس کا وقار ہے اور یہ سوال اس ایوان کی پراپرٹی بن جاتا ہے۔ محرک کو حق پہنچتا ہے کہ وہ اس بارے میں تحریک استحقاق پیش کرے جب اس کو جواب نہیں ملتا ہے۔ لہٰذا یہ اسمبلی کے رولز میں شامل ہے اس کو جواب ملے یہ وزیر صاحب کا ہمارے لئے کوئی بہانہ نہیں ہے کہ اس کے پاس آج جواب نہیں ہے۔ لہٰذا وہ جواب تسلی بخش طریقے سے ہم تیار نہیں کرسکتے۔ جب تک کہ وہ متعلقہ آدمی ہمیں دستیاب نہ ہو۔ بعض لوگ اس طرح سے غیر حاضر ہوتے ہیں اور بعض لوگ چھٹیوں پر ہوتے ہیں اور اسی طرح کی کئی مشکلات ہوتی ہیں اور متعلقہ محکمہ کے وزیر صاحب نے یہ یقین دہانی کرائی ہے کہ اس سیشن میں آپ کو تسلی بخش جوابات ملیں گے اور اس سے پہلے کے بھی اور پچھلے سال یہ ہوتا رہا ہے جتنے سوالات کے جواب نہیں ملے ہیں ان کا جواب تین دن کے بعد پانچ دن کے بعد یا اگلے اجلاس میں سٹنگ (Sitting) میں دے دیا جاتا ہے۔ آپ کو تسلی بخش جواب ملیں گے یا بعض دفعہ ایسا بھی کیا کرتے ہیں اپنے آفس میں دو دن کے بعد پانچ دن کے بعد گفت و شنید کرکے اس کے متعلق تسلی دی جاتی جاتی ہے تو یہ ایک نئی بات نہیں ہے کہ اس سوال کو دوسری سٹنگ (Sitting) یا اجلاس تک پوسٹ پون (Postpone) کررہے ہیں۔ یہی پہلے روایت رہی ہے۔ سرور خان صاحب آپ ٹھہریں تشریف رکھیں۔ میری باری ہے مجھے بولنے دیں۔ یہ بات آن ریکارڈ (On Record) ہے۔ دیکھا جائے تو سارے اجلاس میں اپنے محکمے کے جوابات ایک دن بھی نہیں دیئے جب سوال ہوتے تھے اس دن آپ غائب ہوتے تھے جواب دینا تو کجا آپ غائب ہوتے تھے۔ جب اسمبلی کا ریکارڈ اٹھایا جائے۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر) - جناب والا میں پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑا ہوں۔ دوسروں کو آپ نکال دیتے ہیں۔ سرور خان کی یہ تو عادت بن گئی ہے کہ وہ بولتا جارہا ہے سنتا نہیں ہے۔ انہوں نے وزیر صاحب نے نہیں کہا ہے کہ وہ جواب نہیں دیں گے اور اس پر اب خوامخواہ بحث بھی کررہے ہیں اور اس کے متعلق رائے زنی بھی کررہے ہیں انہوں نے یہ نہیں کہا ہے کہ وہ آپ کو جواب نہیں دیں گے انہوں نے کہا ہے کہ بعض ناگزیر حالات کی وجہ سے بعض مصروفیات کی وجہ سے وہ جواب تیار نہیں کرسکے اور صاف طور پر اسمبلی میں ایوان میں آپ

کو کہا ہے کہ وہ اپنی تیاری کریں گے اور اس اجلاس میں جواب دے دیں گے جب آپ کو جواب مل جائے گا تو پھر آپ بات کریں۔ اب خواہ مخواہ کنفیوز (Confuse) کر رہے ہیں۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ ۔ جناب والا وہ کونسے ناگزیر حالات ہیں جن کی بناء پر وہ جواب نہیں دے سکے ہیں اول تو میں یہ کہتا ہوں کہ عبدالحمید خان کو یہ کوئی حق نہیں ہے کہ وہ کسی دوسرے وزیر کا جواب دیں اگر اس کو حق دیا گیا ہے تو پھر بات یہ ہے دوسری بات یہ ہے کہ اس اسمبلی کے قاعدے اور قواعد کے مطابق پندرہ دن کا نوٹس ہوتا ہے اس کے مطابق جواب دینا ہوتا ہے۔ اس کا جواب پہنچنا چاہئے اگر وہ جواب نہیں دیتا ہے تو پھر تحریک استحقاق بن جاتا ہے لہٰذا میں معزز ممبر سے کہوں گا وہ اس کے لئے تحریک استحقاق پیش کریں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر خزانہ) ۔ (پوائنٹ آف آرڈر) جناب والا اب یہی چیز میں سرور خان کاکڑ سے آپ کے توسط سے پوچھتا ہوں کہ اس کے جب ریپیر (Repair) کے متعلق ان سے سوال پوچھا جاتا تھا وہ کوئی جواب نہیں دیتے تھے بلکہ معزز ممبر کو دفتر میں بلا کر اس کو مطمئن کرتے تھے آج پتہ نہیں ان کو کیوں جوش آگیا جب کہ وہ ریپیر (Repair) کے متعلق کوئی جواب نہیں دیتے تھے بحیثیت وزیر کے۔

سردار محمد اختر مینگل ۔ جناب اسپیکر ہمارے معزز وزیر صاحب جب کوئی ان سے سوال کیا جاتا ہے وہ پورا ٹارگٹ سرور خان ہوتے ہیں تو ٹھیک ہے شاید انہوں نے اپنے دور میں کوئی غلطیاں کی ہوں گی مگر آپ اپنی غلطیاں چھپانے کے لئے ان کا سہارا تو نہ لیں۔

(وزیر خزانہ) ۔ (پوائنٹ آف آرڈر) ہم نے تو اپنی غلطی تسلیم کرلی ہے کہ ہماری غلطی ہے۔

سردار محمد اختر مینگل ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ تسلیم کرتے ہیں جو میں نے سوالات کئے ہیں وہ حقیقت پر مبنی ہیں سپریم کورٹ کے جو فیصلے ہوئے ہیں اس کی خلاف ورزی کی گئی ہے سپریم کورٹ کے جو فیصلے ان چار حضرات کے لئے ہوئے ہیں ان کو معطل کیا گیا تھا پھر بی ڈی اے کے بورڈ آف ڈائریکٹرز نے وہیں میٹنگ میں وہیں منٹس (Minutes) ڈالے ہیں کہ ان کو دوبارہ کیسے بحال کیا جائے کیا یہ کنٹیمپٹ آف کورٹ (Contempt of Court)

نہیں ہے؟ کیا سپریم کورٹ کا جو فیصلہ تھا کہ جو سترہ گریڈ سے اوپر جو جو سولہ گریڈ سے جو بھی تقرریاں ہوں گی وہ سپریم کورٹ کے فیصلے کے مطابق ہوں گی۔ اس کے فیصلے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے چیئرمین بی ڈی اے اپنے ایک عزیز کو اس سپریم کورٹ کے فیصلے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اس سترہ یا سولہ گریڈ کی پوسٹ پر تقرری کرتا ہے کیا یہ کنٹیمپٹ آف کورٹ (Contempt of Court) میں نہیں آتا ہے۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) - جناب والا جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے یہ ہر ممبر کا حق ہے کہ اس کو اس کا جواب ملے لیکن بعض ناگزیر وجوہات اور ٹیکنیکل مشکلات کی وجہ سے جن جن آدمیوں سے آپ نے یہ تفتیش کرنی ہے وہ چھٹیوں پر ہوتے ہیں اور بعض لمبی رخصت پر ہوتے ہیں اور درمیان میں حاضر نہیں ہوتے لہٰذا معزز ممبر صاحب کو اس کا جواب ملنا چاہئے۔ اس کے جواب کے متعلق آپ کو ہی معلوم ہے جو کچھ بھی ہوا ہے غیر قانونی طور پر ہوا ہے غلط ہوا ہے اور سپریم کورٹ کے جو فیصلے ہیں اس کی دھجیاں اڑائی گئیں ہیں لہٰذا وہ یہ جواب دینے کے قابل ہی نہیں رہے ہیں تو بات یہ ہے جب یہ حکومت اس معزز رکن کے ایک جواب دینے کی اہلیت نہیں رکھتی ہے اس کو حکومت کرنے کا کیا حق ہے جب وہ ایک معمولی جواب دینے کے بھی قابل نہیں ہے اس کو حکومت کرنے کی کیا ضرورت ہے لہٰذا یہ اسپیکر کا کام ہے کہ وہ ایوان میں کارروائی کے لئے سوال منگوائے اور اس معزز ایوان میں کارروائی ہو جواب ملیں، جواب دیں۔ اگر جواب نہیں ملتے ہیں تو اسپیکر صاحب پہلے بھی کئی اسپیکر اس کرسی پر بیٹھتے رہے ہیں ان کی آپ رولنگ پڑھیں فیصلے پڑھیں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ ان مواقع پر کیا فیصلے دیا کرتے تھے یہ کوئی بات نہیں ہے کہ ہم کل جواب دیں گے آج جواب نہیں ہے تو یہ لوگ اسمبلی میں کیوں تیار ہو کر نہیں آتے ہیں اس معزز ایوان کو کوئی اہمیت نہیں دے رہا ہے کوئی اہمیت بھی نہیں ہے۔ اور دیکھا جائے تو آپ نے اپنے محکمے کے متعلق آج تک کوئی ایک سوال کا جواب نہیں دیا ہے۔ صحیح جواب دیا تو میں آپ سے یہ کہوں گا کہ جو چیز آپ پر لاگو lagu ہوتی ہے تو آپ دوسرے کے متعلق وہی چیز سوچیں۔

جناب اسپیکر - جو مسئلہ زیر بحث ہے اس کے متعلق بات کی جائے آپ سے پہلے مولانا صاحب کھڑے ہیں۔

مولانا عبدالباری - جناب اسپیکر مجھے بولنے کا موقع دیا جائے تو میں یہی کہوں گا کہ گورنمنٹ نے کہا ہے کہ ہم سے غلطی ہوئی ہے اور جب حکومت نے مان لیا کہ ہم سے غلطی ہوئی تو حزب اختلاف کی طرف سے معاف ہے۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ - جناب والا وہ بڑے دل کے مالک ہیں۔

نواب ذوالفقار علی مگسی (قائد ایوان) - جناب والا میں ان کو ذرا معافی کا جواب دے دوں۔ آپ کو ہم نے چند دن پہلے بڑی معافیاں دی ہیں۔ آپ کے ۳۸ اڑتیس آدمی چھوڑ دیئے ہیں ابھی آپ کے ۱۴ چودہ آدمی اور چھوڑے ہیں۔ آپ معافی کی بات مت کیا کریں گے؟

مولانا عبدالباری - (پوائنٹ آف آرڈر) جناب والا وزیر اعلیٰ صاحب نے ہم کو کل ۳۸ اڑتیس آدمی کی معافی دی ہے اور ان کے پچاس لوگ مارے گئے ہیں۔ ان کی معافی کون دے گا؟ میرا خیال ہے ایوان میں ایسی باتیں نہ چھیڑیں یہ غیر متعلقہ باتیں ہیں وزیر اعلیٰ صاحب کے شان کے مطابق نہیں ہیں۔

(قائد ایوان) - پھر آپ بھی بیٹھیں اور معافی کی بات نہ کیا کریں۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ - جناب والا وزیر قانون غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں جناب عطا محمد جعفر چیئرمین بی ڈی اے ابھی بھی سکریٹریٹ میں بیٹھے ہوئے ہیں کل بھی بیٹھے تھے۔ ایک مہینہ پہلے بھی اپنی سیٹ پر سکریٹریٹ میں بیٹھے تھے اب یہ کہہ رہے ہیں کہ کوئی لانگ لیو Long Leave پر جاتا ہے کوئی شارٹ Short leave پر جاتا ہے کوئی فلاں کرتا ہے ان سے اس ایوان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس ایوان کا تعلق اس سوال کے جواب سے ہے یہ ضروری نہیں ہے کہ جب چیئرمین نہیں ہوتا ہے تو اس کے بعد جو نمبر ۲ ہوتا ہے وہ جواب دے۔ وہ کیوں جواب نہیں دے سکتا ہے۔ بات یہ ہے کہ وہ جواب دینا نہیں چاہتے ہیں یہ ان سوالات کا جواب نہیں ہے۔ کیونکہ ان سوالات پر غلط کارروائیاں ہوئی ہیں غیر قانونی کارروائیاں ہوئی ہیں جس کا جواب وہ اس ایوان میں نہیں دے سکتے ہیں۔

مسٹر کچکول علی (وزیر ماہی گیری) ۔ جناب والا پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ سارے ڈیپارٹمنٹوں کا سرچشمہ ہے اور ڈویلپمنٹ کی جو مانٹرنگ Monitering ہے میں اس کے متعلق کہتا ہوں کہ ہر کام کا تعلق اسی محکمہ سے ہے اور یہ بات ہے کہ اس محکمہ کا جو چیئرمین ہے وہ ہمارا اے سی ایس صاحب ہیں اس سلسلے میں ہم وزیر اعلیٰ صاحب سے یہ درخواست کریں گے کہ وہ الگ اس کے لئے چیئرمین کا تقرر کریں جہاں تک اس اے سی ایس کے متعلق کہیں کہ وہ ہم جتنا کہیں مصروف ہے وہ کم ہے۔ کیونکہ جتنے بڑے پراجیکٹ ہیں اس کے لئے کبھی اسلام آباد میٹنگ ہے کبھی مختلف محکموں کے ساتھ ان کی میٹنگ ہے۔ یہ بات صحیح ہے وہ مصروف ہے۔ اس بات میں کچھ وجہ ہے۔

جناب اسپیکر ۔ اگلا سوال نمبر ۶۴ سردار محمد اختر مینگل صاحب دریافت فرمائیں۔

سردار محمد اختر مینگل ۔ کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ پی ڈی اے میں ایک جیالوجسٹ کا کیڈر غیر قانونی طور پر تبدیل کرکے ایڈمنسٹریشن میں لگایا گیا ہے اور اسی طرح مائنگ کے شعبہ فلورائڈ پراجیکٹ کا انچارج ایک غیر جیالوجسٹ کو لگایا گیا ہے جس سے ہر دو شعبوں میں نقصان کا احتمال ہے جب کہ ہر دو شعبوں میں قابل افراد موجود ہیں۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ منیجر ایڈمن کی دونوں پوسٹوں پر ہر دو منیجروں کی رخصت پر جانے سے ان پوسٹوں پر گریڈ ۱۶ کے دو ڈپٹی منیجروں سے کام کیا جارہا ہے جب کہ سینئر منیجر (جنرل) کو ان جگہوں پر تعینات کرنا چاہئے تھا۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ شعبہ ہائی ویز کے ڈاکومنٹیشن (Docomentation) کنسٹرکشن سپر ویژن (Construction Supervision) کا کام نیسپاک (NESPAK) کو دینے کے باوجود اس شعبہ میں بیک وقت تین منیجر (جنرل) موجود ہیں جب اس وقت اس شعبہ میں ایک منیجر کی بھی ضرورت نہیں۔

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایک سینئر منیجر محمد ابراہیم جو اپنی بہتر کارکردگی کی وجہ سے حکومت بلوچستان اور ایڈووکیٹ جنرل کی طرف سے تعریفی اسنادیافتہ بھی ہے کو وزیر متعلقہ کے حکم کے دو ماہ

گزر جانے کے باوجود اب تک شعبہ ایڈمنسٹریشن میں نہیں لگایا گیا ہے۔

(ر) اگر جزو (الف) تا (د) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔ تفصیل سے آگاہ فرمائیں نیز کیا حکومت شعبہ ہائی ویز میں تعینات دو منیجروں (جنرل) کے پوسٹوں کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ محکمہ کو مزید مالی نقصان سے بچایا جاسکے اگر جواب نفی میں ہے تو وجہ بتلائی جائے۔

(جواب موصول نہیں ہوا)

جناب اسپیکر - سوال نمبر ۶۴

جناب اسپیکر - (کوئی ضمنی سوال)

سردار محمد اختر مینگل - سردار صاحب اس کا جواب بھی موصول نہیں ہوا ہے۔ نواب صاحب آپ اس کا پتہ نہیں کب جواب دیں گے۔

مولانا عبدالواسع - جناب والا وزیر صاحب اسمبلی توڑنے کے بعد اس کا جواب دے دیں گے اس امید سے بیٹھئے کہ اسمبلی ٹوٹ جائے اور محکمے کی کارکردگی اس میں چھپائی جائے اور خلاف ورزیاں اس میں چھپ جائیں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر خزانہ) - جناب والا! مولانا صاحبان نے پہلے بھی سازش کرکے اسمبلی تڑوائی اب پھر وہ اسمبلی کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اس بات کا نوٹس لیا جائے۔

مولانا عبدالباری - جناب والا میں یہ نہیں بتاسکتا ہوں یہ تو نواز شریف کی غلطیاں تھیں جس کی وجہ سے اسمبلی ٹوٹی ہے۔ یہ علماء صاحبان کی غلطی نہیں تھی۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی -(وزیر) - جناب والا میں سمجھتا ہوں کہ یا تو آپ اجازت دیتے ہیں تو ہم اس بحث میں پڑجاتے ہیں کہ ہم اہل ہیں نااہل ہیں یا اس پر رولنگ دے دیں اور سب کو پابند کردیں کہ جب باقی سوالات کے جوابات چاہتے ہیں جواب جب آجائے پھر اراکین کو پورا حق ہے وہ اس پر بحث کریں اور ضمنی سوالات پوچھیں۔ پھر ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کو جواب دے کر مطمئن کریں۔

جناب اسپیکر ۔ ان سوالات کے جوابات وزیر موصوف کب دے سکیں گے۔ پہلی کو دیں گے؟

JAM MOHAMMAD YOUSAF
(MINISTER P AND D) I AND AES WILL HOPD THE MEETING AND WE WILL BE ABLE TO GIVE THE ANSWARS TO THE HOUSE.

مولانا عبدالواسع ۔ جناب والا میرے خیال میں وہ ایک سال بعد بھی جواب نہیں دے سکتے ہیں۔

جناب اسپیکر ۔ وزیر موصوف ایوان میں ان سوالات کے جوابات معزز ممبر کو جلد از جلد فراہم کریں گے۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ ۔ جناب والا یہ معزز ممبر کا تو کام نہیں ہے بلکہ معزز وزیر صاحب اس کے جواب یکم تاریخ کو اس معزز ایوان میں پیش کریں یہ اس میں پیش کرے اب یہ سوالات اس ایوان کی پراپرٹی بن چکے ہیں اس کا جواب اس ایوان میں دینا چاہئے تھا اگر آج نہیں دے سکتے ہیں تو یکم کو ہمیں جواب دیں ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے جواب یکم کو دے یہ آپ کا کام ہے کہ ٹریژری بنچز کو آپ اس بات کا پابند بنائیں کہ اسمبلی میں وہ جوابات کے لئے تیار ہو کر آیا کریں اور اس طرح سے جوابات کو ٹال مٹول کرنا اس اسمبلی کی اچھی پارلیمنٹری روایت نہیں ہے۔ ان کو چاہئے کہ اسمبلی میں جوابات بنا کر آیا کریں یہ بات آپ پر آتی ہے کہ آپ اس ہاؤس کے وقار کو بلند رکھیں اور اس کا تقدس بحال رکھتے ہوئے ہمیں اس کا جواب پہلی تاریخ کو دیں۔

جناب اسپیکر ۔ میں نے کہہ دیا ہے کہ وہ اس ہاؤس کو اور معزز ممبر کو ایوان میں جواب دیں گے۔

سردار محمد اختر مینگل - جناب والا ہم ضمنی سوالات کی پوری تیاری کر کے آئے تھے آپ کے پاس کوئی جواب بھی نہیں ہے۔ جس پر ہم ضمنی سوالات پوچھیں۔ جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا کم از کم ایک سوال کا جواب ہونا چاہئے تھے پانچوں سوال کے جوابات نہیں ہیں۔ یہ کہا جارہا ہے کہ مصروفیت زیادہ تھی کہ وہ مصروفیت اس اسمبلی کی کارروائی سے زیادہ اہمیت رکھتی ہیں آپ کے چیئرمین ہمیں یہاں روزانہ فون کرتے تھے کہ ان سوالوں کو کوئی کسی طرح واپس لے اس وقت اس کی مصروفیت نہیں تھی اب اس کو جواب دینے کی مصروفیت ہے۔ وہ یہاں سے ہزار گنجی کی طرف جاتے ہیں۔ اپنی زمینوں پر چار چار گھنٹے گھومتے ہیں۔ تو پھر ان کے پاس مصروفیت نہیں ہے۔ مصروفیت ان کے پاس جواب دینے کے لئے جناب والا یہ سراسر چشم پوشی کی جارہی ہے۔ ان حقیقتوں کی جن کی ہم نشاندہی کرنا چاہتے ہیں تو جب تک ان سوالوں کے جوابات نہیں دیئے جاتے جن چار لوگوں کے بارے میں ہم نے سوالات کئے ہیں کم سے کم ان کو جو ری انسٹیٹ Reinstate کیا جارہا ہے وہ تب تک روک دیا جائے۔ جناب اسپیکر۔

جام محمد یوسف (وزیر پی اینڈ ڈی) - (پوائنٹ آف پرسنل ایکسپلینیشن) سر! جناب والا! پوائنٹ آف پرسنل ایکسپلینیشن کی میں نے آپ سے اس لئے اجازت لی ہے جیسا کہ اے سی ایس کا تعلق چیئرمین پی ڈی اے سے ہے۔ یہ آپ رولز آف پروسیجر کا مطالعہ کریں تو میں یہ ضرور کہوں گا کہ پارلیمنٹری فارم آف سسٹم میں لوک سبھا کو دیکھیں یا ہماری قومی اسمبلی کو دیکھیں کچھ مراحل ایسے آتے ہیں جہاں جواب نہیں دیا جاتا ہے جو ہمارے دوست کے سوالات تھے ان کا واقعی جوابات نہ دے سکے اس کی کوئی وجوہات شاید ہوں لیکن میں یہ اس ایوان میں ضرور کہوں گا کہ ہم اس پر ضرور کارروائی کریں گے اور سوالات ہیں ان کے جوابات ہیں اور اس ایوان میں ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ کوئی ایسی بات نہیں ہے کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہے کہ ان سوالوں کے جواب نہ دے سکے۔ میں اس ایوان میں کہوں گا کہ ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے کہ اس پر بحث کو طویل کریں۔ منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ کسی وجہ سے ان کے جوابات موصول نہیں ہوئے ہیں کسی بھی Routave day روٹا ڈے کے اندر اس کو منظور کرلیں تاکہ ہم اس کے جوابات دے دیں۔

رخصت کی درخواستیں

جناب اسپیکر ۔ سیکریٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پیش کریں۔

مسٹر اختر حسین خان (سیکریٹری اسمبلی) ۔ نواب عبدالرحیم شاہوانی آج کے اور یکم جنوری کے اجلاس میں شریک نہیں ہوسکتے ہیں ان کی درخواست ہے انہیں رخصت دی جائے۔

جناب اسپیکر ۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی۔)

سیکریٹری اسمبلی ۔ جناب طارق محمود کھیتران علاج کے لئے کراچی گئے ہیں انہوں نے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر ۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی۔)

سیکریٹری اسمبلی ۔ جناب عبدالرحیم شاہوانی نے ۲۳ جنوری کے اجلاس میں شریک نہ ہوسکے تھے ایوان سے رخصت طلب کی ہے۔

جناب اسپیکر ۔ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی۔)

جناب اسپیکر ۔ محمد صادق عمرانی صاحب تحریک استحقاق نمبر ۱۶ پیش کریں۔

محمد صادق عمرانی ۔ جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں تحریک استحقاق کا نوٹس دیتا ہوں کہ آج مورخہ ۹۴۔۱۔۳۰ کو اسمبلی کے گیٹ پر پولیس کے اہلکاروں نے سادہ وردی میں پہلے میری گاڑی کو روکا اور میری گاڑی کی تلاشی لی اور مجھ سے بدکلامی کی کہ ہم آپ کی گاڑی کو اندر آنے نہیں دیتے ان کے اس فعل سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک

کر اس فوری اہمیت کے مسئلے پر بحث کی جائے۔[۱۸]

جناب اسپیکر ۔ تحریک استحقاق جو پیش کی گئی یہ ہے کہ آج مورخہ ۳۰-۱-۹۴ کو اسمبلی کے گیٹ پر پولیس کے اہلکار سادہ وردی میں پہلے میری گاڑی کو روکا اور میری گاڑی کی تلاشی لی اور مجھ سے بدکلامی کی کہ ہم آپ کی گاڑی کو اندر نہیں آنے دیتے۔ ان کے اس فعل سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس فوری اہمیت کے مسئلے پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر ۔ آپ اس کی ایڈمیزبلٹی کے متعلق کچھ بتائیں۔

میر محمد صادق عمرانی ۔ جناب اسپیکر یہ ہم سب کا حق ہے کہ ہم تحریک استحقاق پیش کریں۔ گیٹ پر لوگوں کو روکتے ہیں وہ سب کو روکتے ہیں مگر اپوزیشن کو زیادہ روکتے ہیں اور دروازے کھول کر تلاش لی جاتی ہے سب سے زیادہ روکا جاتا ہے اپوزیشن والوں کو ہمیں بھی پتہ ہے کہ اسمبلی میں اسلحہ لانے کی اجازت نہیں ہے اس کے باوجود وہ اس قسم کی حرکتیں کر رہے ہیں یہ سب کا حق بنتا ہے چاہے اپوزیشن کے ہوں یا ٹریژری بنچز کے ہوں ان کے استحقاق کا خیال رکھا جائے۔ اس قسم کی کارروائی کو روکا جائے دوسرے علاقوں میں ہمارے ساتھ جو کچھ ہوتا ہے وہ تو اس کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہے۔

جناب اسپیکر ۔ ٹریژری بنچز سے کیا جواب ہے؟

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر قانون) ۔ جناب اسپیکر صاحب آپ اس تحریک کے متعلق سب سے اچھا جانتے ہیں اور آپ لوگوں نے اسمبلی کے اندر جو تحفظ کے لئے قانون بنائے ہیں شاید گیٹ والے آپ کی ہدایات کے مطابق کام کر رہے ہیں ہماری گاڑیاں بھی روکی جاتی ہیں مسلح لوگوں کو روکا جاتا ہے میرے خیال میں کوئی بھی ممبر نہیں جس کی گاڑی کو نہ روکا جائے بلکہ بعض اوقات جامہ تلاشی کی جاتی ہے کہ کہیں پستول وغیرہ تو نہیں ہے تو میرے خیال میں یہ سب کچھ تحفظ کے لئے کیا جاتا ہے اور اس ایوان کے تحفظ کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم اس کے لئے بعض ایسے قوانین بنائیں۔ وہ اس معاملے کو استحقاق نہ سمجھیں جو قوانین ہم اپنے آپ پر لاگو نہیں کر سکتے ہیں پھر دوسرے کے لئے کیا سوچیں گے۔ لہذا ان قوانین کو استحقاق کی شکل دینا میرا خیال ہے ٹھیک نہیں ہے۔ ان قوانین کا آپ سب کو پتہ ہے اور اس اسمبلی کے لئے ہے اگر ہم

اور آپ سب لوگ اس کو مائینڈ نہ کریں تو اچھا ہے میری بھی تلاشی ہوتی ہے روزانہ تلاشی ہوتی ہے سب کچھ ہوتا ہے سب کی ہوتی ہے ہم نے کبھی مائینڈ نہیں کیا ہے کیونکہ یہ ہم سب لوگوں کے فرائض میں ہے اور اس بارے میں آپ ہی بہتر جانتے ہیں کہ آپ لوگوں نے گیٹ کے لئے گیا قوانین بنائے ہیں۔

ڈاکٹر سردار محمد حسین — جناب والا! بات یہ ہے کہ جیسا کہ تحریک استحقاق میں محمد صادق عمرانی صاحب نے یہ کلیئر کیا ہے اور اس کا جواب ڈاکٹر صاحب نے بھی دے دیا لیکن آپ کو پتہ ہے ایک معزز رکن جو کہ ایک قوم کا نمائندہ ہے اگر اس کے ساتھ یہ صورت حال ہو اس کو اتارا جائے اس کے ساتھ بدکلامی ہو تو ہم بلوچستان کے دوسرے لوگوں سے کیا توقع رکھ سکتے ہیں؟

ٹھیک ہے اس بارے میں ڈاکٹر صاحب نے بتایا ہے ہماری بھی تلاشی ہوئی ہے لیکن میرے خیال میں کسی معزز رکن کی نہیں ہونی چاہئے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر) — جناب والا آپ اپنی رولنگ دیں کیا آپ نے اس کو منظور کیا ہے پھر اس پر بحث کی جائے۔

ڈاکٹر سردار محمد حسین — پھر جناب والا آپ بتادیں کہ آپ نے اس کے متعلق کیا حکم دیا ہے۔

رولنگ

جناب اسپیکر — چونکہ اسمبلی اجلاس کے شروع میں جمع اراکین اور محکمہ پولیس کو مطلع کیا جاتا ہے کہ حفاظتی انتظامات کے پیش نظر اراکین کے گن مین اور کسی قسم کا اسلحہ نہ لے آئیں۔ تاکہ اسمبلی میں حفاظتی انتظامات کو یقینی بنایا جاسکے۔ لہٰذا سیکیورٹی اسٹاف نے اس کے پیش نظر اس حکم کے تحت گاڑی کو روک لیا ہوگا آئندہ کے لئے ان کو ممانعت کی جائے گی اور دوسری بات یہ ہے کہ جہاں تک سیکیورٹی گارڈ کا تعلق ہے جب اس ایوان کا اجلاس ہوتا ہے ہم سیکیورٹی کو ٹائیٹ رکھتے ہیں اس کے لئے ہمارے جو اسپیشل برانچ کے لوگ ہیں وہ یہاں پر موجود ہوتے ہیں اور تحریری طور پر ہم نے تمام معزز اراکین کو اس بات کی اطلاع دی ہے کہ کوئی بھی اپنے ساتھ اسلحہ نہیں لائے گا دوسرا اگر انہوں نے بدکلامی کی ہے تو میں سمجھتا ہوں ان کو سازش کرسکتے ہیں لیکن

امید ہے وہ کسی بھی معزز رکن کے ساتھ آئندہ کے لئے ایسی حرکت نہیں کریں گے۔ اس معاملہ کو ختم کیا جاتا ہے۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ ۔ جناب والا ایک تو یہ مسئلہ فوری اہمیت کا حامل ہے۔

جناب اسپیکر ۔ ہم نے اس کی وضاحت کردی ہے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر) ۔ جناب والا جب عبداللہ بابت رولنگ کے بعد بات کررہے تھے تو آپ نے ان کو نکالا تھا میں گزارش کرتا ہوں غیرجانبداری کا ثبوت دیتے ہوئے سرور خان کاکڑ کو نکالیں۔

جناب اسپیکر ۔ سرور خان آپ بیٹھ جائیں میں نے اس کی وضاحت کردی ہے۔

ڈاکٹر سردار محمد حسین ۔ جناب والا! میں عرض کرتا ہوں یہ تحریک التوا فوری نوعیت کی ہے۔

جناب اسپیکر ۔ جب میں نے رولنگ دے دی ہے تو آپ تشریف رکھیں۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ ۔ جناب والا یہ واقعات اسمبلی ممبران کے ہیں۔

جناب اسپیکر ۔ میں آپ کو آخری وارننگ دے رہا ہوں آپ اپنی نشست پر بیٹھ جائیں۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ ۔ (مائیک بند تھا۔) بات کرتے رہے۔

جناب اسپیکر ۔ آپ ہاؤس سے نکل جائیں جب میں نے کہا آپ ہاؤس سے نکل جائیں۔

اس موقع پر ملک محمد سرور خان کاکڑ ایوان سے باہر چلے گئے۔

(ڈیسک بجائے گئے۔)

جناب اسپیکر ۔ مولانا عبدالواسع صاحب تحریک التواء نمبر۱۵ پیش کریں۔

مولانا عبدالواسع ۔ جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے مندرجہ ذیل تحریک التوا پیش

کرتا ہوں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قلعہ سیف اللہ میں لاقانونیت کی حد ہوگئی۔ گزشتہ چند دنوں سے دس بارہ مسلح ڈاکو بااثر لوگوں کی سرپرستی میں شریف شہریوں کو لوٹ رہے ہیں مورخہ ستائیس جنوری ۱۹۹۴ء کو ان افراد نے پہلے مولوی عبدالرؤف جو جمیعت العلمائے اسلام قلعہ سیف اللہ کے ناظم ہیں کے گھر ڈاکہ ڈالنے کی کوشش کی وہاں نہ جانے کی صورت میں انہوں نے ممبر یونین کونسل محمد ہاشم کے گھر ڈاکہ ڈالا اور موٹر سائیکل ان سے زبردستی چھین لی۔ رپورٹ پر ڈی سی قلعہ سیف اللہ نے ہمت اور جرات کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان کا پیچھا کیا اس طرح چار ڈاکو گرفتار ہوئے ہیں جب کہ سرغنہ ڈاکو تاحال گرفتار نہیں ہوا ہے۔

لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس سنگین اور اہم مسئلہ پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر ۔ تحریک التواجو پیش کی گئی وہ یہ ہے کہ

قلعہ سیف اللہ میں لاقانونیت کی حد ہوگئی۔ گزشتہ چند دنوں سے دس بارہ مسلح ڈاکو بااثر لوگوں کی سرپرستی میں شریف شہریوں کو لوٹ رہے ہیں مورخہ ستائیس جنوری ۱۹۹۴ء کو ان افراد نے پہلے مولوی عبدالرؤف کو جو جمعیت العلمائے اسلام قلعہ سیف اللہ کے ناظم ہیں کے گھر ڈاکہ ڈالنے کی کوشش کی وہاں نہ جانے کی صورت میں انہوں نے ممبر یونین کونسل محمد ہاشم کے گھر ڈاکہ ڈالا اور موٹر سائیکل ان سے زبردستی چھین لی۔ رپورٹ پر ڈی سی قلعہ سیف اللہ نے ہمت اور جرات کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان کا پیچھا کیا اس طرح چار ڈاکو گرفتار ہوئے ہیں جب کہ سرغنہ ڈاکو تاحال گرفتار نہیں ہوا ہے۔

لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس سنگین اور اہم معاملہ پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر ۔ مولانا عبدالواسع صاحب آپ اپنی تحریک التواء کی admissibility پر بات کریں۔

مولانا عبدالواسع ۔ جناب اسپیکر حکومت اور حکومتی اداروں کی سب سے پہلے میرے خیال میں یہ ذمہ داری ہوگی کہ لوگوں کی جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت کرنا ہے لیکن میں یہ نہیں سمجھتا ہوں کہ ہم جب بھی اسمبلی میں تحریک لاتے ہیں تو یہ حزب اقتدار کی طرف سے ہمیں

یہ جواب ملتا ہے کہ "یہ تحریک التواء نہیں بن سکتا ہے" یہ تحریک استحقاق نہیں بن سکتی ہے۔
"جناب اسپیکر صاحب میں یہ کہتا ہوں کہ ہم سب ممبران کو قوم نے اپنے حقوق کی تحفظ' اپنی آبرو جان و مال کی حفاظت کے لئے بھیجا ہے اگر ہم اسمبلی کے ارکان یہ راستہ اختیار کریں کہ خواہ مخواہ مخالفت برائے مخالفت اور جہاں بھی کسی کی عزت کی آبروریزی ہوئی تو اس کی ہم حمایت نہیں کریں گے مخالفت برائے مخالفت کریں گے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس ایوان سے بھی اگر مخالفت برائے مخالفت شروع ہو جائے تو عوام کی اللہ حفاظت کرے اور ہم نمائندوں کی جو تحریک التواء یا استحقاق آتی ہے تو یہ عوام کی تحفظ کے لئے ہے میں یہ سمجھتا ہوں حزب اقتدار والوں سے اور حزب اختلاف والوں سے گزارش کرتا ہوں کہ اس میں آپ مخالفت برائے مخالفت نہ سمجھیں ہمارے قلعہ سیف اللہ میں ایک مہینے سے...... تقریباً دو مہینے سے یہ حالات ہیں کہ نہ لوگوں کے مال محفوظ ہیں نہ جان محفوظ ہیں وہاں...... وہاں تقریباً ۱۰ پندرہ دن پہلے ان ڈاکوؤں کے خلاف وہاں کے عوام وہاں کے جو ملک ہیں.......

جناب اسپیکر ۔ مولانا صاحب آپ اس کی ایڈمیزیبلیٹی پر بات کریں کہ یہ حالیہ واقعہ ہوا ہے یا نہیں؟

مولانا عبدالواسع ۔ انہوں نے مسلسل ہڑتال کی تھی لیکن ڈاکوؤں نے پھر حملے شروع کردیئے اور ڈاکے ڈالے جا رہے ہیں اور وہاں کے لوگوں کی نہ جان کی حفاظت کی جارہی ہے نہ مال کی لہٰذا اس کو کارروائی کے لئے منظور کیا جائے۔

نواب ذوالفقار علی مگسی (قائد ایوان) ۔ جناب اسپیکر سب سے پہلے مولوی صاحب نے جو تحریک التواء پیش کی ہے اس میں ہے کہ حکومت نے چار ڈاکوؤں کو گرفتار کیا ہے اور پھر کہتا ہے کہ جی وہاں پر قانون نہیں ہے اگر قانون نہ ہوتا تو یہ سب گرفتار کیسے ہوتے اور ایک آدمی کا وہ ذکر کرتے ہیں کہ وہ گرفتار نہیں ہوا جب چار گرفتار ہو چکے ہیں تو ایک اور بھی گرفتار ہو جائے گا۔

مولانا عبدالواسع ۔ اسی وجہ سے میں یہ کہتا ہوں کہ اور قائد ایوان سے بھی یہ گزارش کرتا ہوں کہ وہ سرغنہ جو ہے وہ وہاں کے بااثر خاندان سے بھی تعلق رکھتا ہے میرا خیال ہے

کہ......

جناب اسپیکر - مولوی صاحب قائد ایوان کی یقین دہانی کے بعد کیا آپ اپنی تحریک التواء پر زور دیں گے؟

مولانا عبدالواسع - جی نہیں۔

جناب اسپیکر - محرک اپنی تحریک التواء پر زور نہیں دیتے۔

محمد صادق عمرانی - جناب اسپیکر صاحب میرا ایک مختصر نوٹس کا سوال نمبر ۱۲ سادہ سا تھا میں نے یہ پوچھا تھا کہ اسمبلی سیکرٹریٹ کو ایشیاء فاؤنڈیشن نے ۱۲ کروڑ روپے دیئے ہیں جن کی مالیت تقریباً ایک کروڑ روپے ہے تو کیا محکمہ سی اینڈ ڈبلیو اس کے لئے فرنیچر بنوا رہا ہے یا نہیں؟ میری اطلاع کے مطابق اس فرنیچر پر زیادہ خرچہ نہیں ہوگا صرف بیس تیس ہزار روپے کی بات ہے اور محکمہ سی اینڈ ڈبلیو اسمبلی کی بلڈنگ اور ایم پی اے ہاسٹل کی مینٹیننس (Maintenance) کا ذمہ دار ہے۔

شیخ حاجی جعفر خان مندوخیل (وزیر خزانہ) - جناب اسپیکر سوالات اور جوابات کا وقفہ تو ختم ہو گیا ہے اب یہ کونسا سوال کر رہے ہیں اس کے مطابق اس کو پیش کیا جائے تو باقاعدہ جواب دیا جائے گا۔

محمد صادق عمرانی - ایشیاء فاؤنڈیشن کے ایک ڈیڑھ کروڑ روپے کا......جی اگر آپ ۳۰ ہزار......

شیخ حاجی جعفر خان مندوخیل - ٹائم ختم ہو گیا ہے جی۔

محمد صادق عمرانی - پوائنٹ آف آرڈر پر آپ سوال نہیں کر سکتے ہیں ہمارے پاس نہ سوال آیا ہے نہ جواب ہے۔

محمد صادق عمرانی - دے دو یار اتنے خرچ کر رہے ہو تھوڑا اور پھر کر لو۔

قائد ایوان - جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر - جی۔

قائد ایوان - آپ اس کو ایکسپٹ (accept) کر رہے ہیں جو صادق صاحب بول رہے ہیں؟

جناب اسپیکر - شارٹ نوٹس پر جو سوال ہے وہ پیش......

قائد ایوان - چلو اگر شارٹ نوٹس پر تیس ۳۰ ہزار روپے کی بات ہے تو دے دیں گے جی ۳۰ تیس ہزار روپے۔

جناب اسپیکر - شارٹ نوٹس......

سردار ثناء اللہ زہری (وزیر بلدیات) - (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر؟

جناب اسپیکر - جی فرمائیں؟

سردار ثناء اللہ زہری (وزیر) - جناب اسپیکر صاحب نے یہ کہہ دیا ہے کہ "بلوچستان کے مفاد میں یہ مسئلہ ہے تو اس پر اگر تیس ہزار روپے نہیں پچاس ہزار روپے بھی خرچ آئیں گے تو ہم دے دیں گے۔" تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ محرک اس پر زیادہ زور نہیں دیں گے۔

جناب اسپیکر - تحریک التواء نمبر ۲۶ ملک محمد سرور خان کاکڑ پیش کریں۔

محمد صادق عمرانی - جناب اسپیکر صاحب ملک سرور خان کاکڑ کو اب اجازت دیں کہ وہ ایوان میں آئیں۔

جناب اسپیکر - ملک سرور خان کاکڑ کو ایوان میں لایا جائے۔ ملک سرور خان کاکڑ تحریک التواء ۲۶ پیش کریں۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ - جناب اسپیکر میں سب سے پہلے آپ سے معذرت خواہ ہوں کیونکہ آپ ہمارے اس ایوان کے محترم ہیں..... اگر میں نے کچھ غلط الفاظ کہے ہیں میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں اور آپ سے معذرت کرتا ہوں۔ جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں

تحریک التواء کا نوٹس دیتا ہوں تحریک یہ ہے کہ آج جنگ اخبار میں پٹ فیڈر نہر کے توسیع منصوبہ کے انجینئروں نے کام کرنے سے انکار کردیا۔ جس کی وجہ سے نامعلوم افراد نے ایک انجینئر کو اغواء کیا۔

لہٰذا یہ فوری اہمیت کا حامل مسئلہ ہے اس پر ایوان کی کارروائی روک کر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر ۔ تحریک التواء جو پیش کی گئی یہ ہے کہ آج جنگ اخبار میں پٹ فیڈر نہر کے توسیع منصوبہ کے انجینئروں نے کام کرنے سے انکار کردیا جس کی وجہ سے نامعلوم افراد نے ایک انجینئر کو اغوا کیا۔

لہٰذا یہ فوری اہمیت کا حامل مسئلہ ہے اس پر ایوان کی کارروائی روک کر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر ۔ سرور خان صاحب آپ اپنی تحریک التواء کی admissibility پر بات کریں۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ ۔ جناب اسپیکر یہ فوری اہمیت کا معاملہ ہے۔ یہ بات آپ کے علم میں ہے کہ صوبے میں جتنی وارداتیں ہورہی ہیں یا لا اینڈ آرڈر کی سچویشن Situation ہے۔ گزشتہ دن گلستان میں سارا دن فائرنگ ہوتی رہی اور قلعہ سیف اللہ کے بارے میں تحریک التواء پیش ہوئی۔ اسی طرح کا ایک واقعہ ہے کہ ایک اسسٹنٹ ڈائریکٹر منرل ڈیپارٹمنٹ میں سرکاری ملازم ہے جو کراچی سے گاڑیاں چوری کرکے اسلحہ وغیرہ لاتے تھے جب پولیس نے اس کو پکڑنے کی کوشش کی تو وہ غائب ہوگیا اس قسم کے ایسے بہت سے واقعات اس صوبے میں رونما ہوتے ہیں۔ پشین میں ہر رات دس بارہ چوریاں ہوتی ہیں لہٰذا یہ حکومت لوگوں کی جان و مال کی تحفظ میں ناکام رہی ہے اور عوام کے لئے وبال جان بنا ہوا ہے۔ گلستان کی یہ حالت ہے کہ لوگ اپنے مریضوں کو علاج کے لئے کوئٹہ نہیں لاسکتے اور راستے میں ان کو روکا جاتا ہے۔ دوسری جانب ایسے لوگ ہیں جن کے پاس راکٹ لانچر 'اینٹی گن کلاشنکوف اور مختلف قسم کا اسلحہ ہے ان کو کھلی چھٹی ہے کہ وہ صوبے میں جو کچھ کریں ان کے لئے نہ قانون ہے نہ حکومت۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی (وزیر) ۔ جناب اسپیکر معزز رکن اپنے تحریک کے متعلق بات کریں جو اس نے پیش کی ہے۔

جناب اسپیکر ۔ سرور خان صاحب آپ اپنی تحریک کے متعلق بات کریں جو تحریک آپ نے پیش کی۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ ۔ جناب اسپیکر بات یہ ہے کہ پٹ فیڈر کینال کے انجینئروں نے کام کرنے سے انکار کیا ہے۔ کیونکہ ان کو تحفظ نہیں۔ اسی طرح ایک عبدالسلام رائکی نامی شخص نے (محکمہ بی ڈی اے) کے چند اہلکاروں اور دو چینیز انجینئر Chinese ingeneers کو پچھلے ایک سال سے اغوا کر رکھا ہے۔

جناب اسپیکر ۔ ملک صاحب آپ نے جو مخصوص مسئلہ پیش کیا ہے اس پر بات کریں۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ ۔ جناب اسپیکر یہ فوری اہمیت کا اہم معاملہ ہے اس کو بحث کے لئے منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر ۔ ٹریژری بینچز سے کوئی؟

ڈاکٹر کلیم اللہ خان محکمہ قانون و پارلیمانی امور (ملازمتہاو نظم و نسق) ۔ جناب اسپیکر میرے خیال میں جن معاملات کے بارے میں ذکر ہو رہا ہے معزز رکن نے یہ عالمگیر ملک گیر صوبائی گیر مسئلوں کو اکٹھا کیا ہے۔ کیونکہ بین الاقوامی سطح پر ایسی فضا بنی ہے نہ صرف یہ بین الاقوامی سطح پر کنٹرول ہو سکیں نہ ملکی سطح پر نہ صوبائی سطح پر۔ ہم سمجھتے ہیں ملک کے دوسرے صوبوں کی نسبت یہاں امن و امان کا مسئلہ بہتر ہے چونکہ یہ مسئلہ (ایس ڈی او) کا اغوا۔ میرے خیال میں ان ڈاکوؤں کو ان کی گاڑی کی ضرورت تھی وہ گاڑی لیں گے۔ (ایس ڈی او) صاحب کو خیر خیریت سے چھوڑا ہے۔ گاڑیوں کا لے جانا پاکستان بھر میں روز مرہ کا معمول ہوا ہے۔ اس لئے یہ تحریک التواء نہیں بنتی۔ اس سلسلے میں لاء اینڈ آرڈر کے لئے ایک دن مقرر کیا جائے اور اس پر ڈس کشن discusion ہو تاکہ ہم یہ اخذ کر سکیں کہ ہم اس کے لئے کیا کر سکتے ہیں۔ ہمارے وسائل کیا ہیں کہاں تک کنٹرول کر سکتے ہیں۔ دوسری بات جیسا کہ محرک کہہ رہے ہیں کہ دو مہینے سے یہ ہو رہا ہے۔ یہ ایک تسلسل ہے۔ یہ آج کا واقعہ نہیں یہ تسلسل پورے پاکستان میں چلا آرہا ہے۔ تو لہذا یہ فوری اہمیت کا معاملہ نہیں۔ بلکہ اس طرح کے واقعات روز ہوتے ہیں۔ گورنمنٹ کوششیں

کر رہی ہے اپنے وسائل کے اندر۔ جہاں تک پٹ فیڈر نہر کے انجینئروں کا مسئلہ ہے گورنمنٹ مزید سیکیورٹی کا بندوبست کرے گی۔

محمد صادق عمرانی - جناب اسپیکر پیٹ فیڈر کنیال کے بارے میں سرور خان نے جو تحریک التواء لائی ہے اور وزیر اعلیٰ صاحب کا تعلق بھی اسی علاقے سے ہے اور میرا تعلق بھی۔ ایک بات کی وضاحت کروں کہ پٹ فیڈر پروجیکٹ ہمارے بلوچستان کی زراعت اور ہمارے علاقے کی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ وہاں پر ایک تو یہ ہے کہ حکومت نے چینی فرم کو جو ٹھیکہ دیا ہے ایڈوانس پیمنٹ advance payment کی ہوئی ہے۔ وہاں ڈرامے رچائے جا رہے ہیں کہ کسی نہ کسی طریقے سے یہ پروجیکٹ بند ہو۔ علاقے کے لوگ پریشر ڈال رہے ہیں کہ کام نہ ہو۔

جناب اسپیکر - صادق صاحب جو مسئلہ زیر بحث ہے آپ اس پر بات کریں۔

محمد صادق عمرانی - جناب اسپیکر کیونکہ یہ ایک اہم مسئلہ ہے۔ پٹ فیڈر پروجیکٹ کو ناکام کرنے کے لئے سازشیں کی جا رہی ہیں۔ پچھلے دنوں ہماری اپنی پارٹی کے نبی بخش نے انہیں دھمکی دی کہ مجھے پچاس لاکھ روپے دو پھر اس علاقے میں کام کرو۔ اس سلسلے میں' میں وزیر اعلیٰ سے درخواست کرتا ہوں کہ اس پر سختی سے نوٹس لیں اور چینی فرم کو جو ایڈوانس پیمنٹ advance payment کی ہوئی ہے ان کو پابند کیا جائے کہ وہ کام کریں اور حکومت کی یہ ذمہ داری ہے کہ انہیں تحفظ فراہم کرے۔ جب وزیر اعلیٰ صاحب ڈیرہ مراد جمالی کے دورے پر آئے تھے اس وقت بھی میں نے ان سے درخواست کی کہ وہاں مزید چار پانچ چوکیاں (بی آر پی) کے بنائی جائے۔ تاکہ جو لوگ پریشر ڈال رہے ہیں ان کا خاتمہ ہو اور اس طرح کے واقعات رونما نہ ہوں جس سے حکومت کی بدنامی ہو۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ - جناب اسپیکر جیسے صاحب نے فرمایا کہ وہاں پریشر ڈال رہے ہیں میں اپنے محترم وزیر قانون کے اس دلائل پر حیران رہ گیا۔ وہ کہتا ہے کہ اغواء ڈاکے چوریاں حسب معمول بن چکا ہے لہٰذا اس معزز ایوان پر کوئی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی اور نہ ہی

اس معزز ایوان میں اس پر بحث ہو سکتی ہے۔ جب کہ چوری ڈاکہ کو روکنا حکومت کی اولین ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے صوبے میں امن و امان قائم کریں لیکن یہ حکومت امن و امان قائم رکھنے میں ناکام ہے اس کو حکومت کرنے کا کوئی حق نہیں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر) - جناب اسپیکر صاحب سب سے پہلے تو میں کہتا ہوں کہ جو تحریک پیش ہوئی ہے اس کو آپ نے ایڈمٹ کی یا نہیں دوسری بات یہ ہے کہ سرور خان تحریک استحقاق کو مجروح کرنے کی طرف جا رہا ہے اور میں سرور خان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ پچھلے ڈھائی سال میں جب آپ گورنمنٹ میں تھے کیا یہ واقعات نہیں تھے کبھی آپ اس کے متعلق اٹھے کیا کبھی اس کے متعلق آپ نے کوئی بات کی یا آپ خاموش رہے اور اپنے حساب میں لگے رہے تو لہٰذا سرور خان کو یہ کہہ دیں کہ اس کے ایڈمسبلٹی بتائے مہربانی کرکے پرسنلی personaly آپ کہیں پر نہ جائے کہ ڈاکٹر کن میں ملوث ہے ڈاکٹر صاحب کا سب کو پتہ ہے کہ میں کن میں ملوث ہوں اور آپ کس میں ملوث ہیں وہ دنیا والوں کو بھی پتہ ہے لہٰذا مہربانی کرکے اپنی حد تک رہیں۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ - یہ ہاؤس ہے۔ ہاؤس میں تمام باتوں پر بحث ہونی چاہئے۔

جناب اسپیکر - سرور خان یہ جو مسئلہ ہے اس پر آپ بات کریں۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر) - (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر صاحب سرور خان صاحب معاملے کو کسی اور طرف لے جا رہا ہے تحریک التواء کسی اور معاملے پر ہے جہاں تک گلستان کے معاملے کا تعلق ہے ہم اس ہاؤس میں شواہد پیش کرنے کے لئے تیار ہیں کہ ان معاملات میں سرور خان directly involve ہے یہ وہاں دورے کرتا ہے وہاں لوگوں کو ورغلاتا ہے یہ وہاں لوگوں کو اس مقصد کے لئے اٹھاتا ہے کہ وہاں یہ سازش برقرار رہے۔ اس کے لئے ہماری اسمبلی ایک کمیٹی مقرر کرے اور اس کمیٹی کو یہ سارے شواہد اور یہ ساری تفصیل مہیا کرنے کے لئے تیار ہیں کہ سرور خان نے ہمیشہ گلستان کے معاملے میں آگ پر تیل ڈالنے کی کوشش کی ہے اور کبھی اس نے بجھانے کی کوشش نہیں کی یہ مسلسل وہاں دورے

آپ کو پتہ ہے کہ صوبے میں اسلحہ افغان مہاجر کی وجہ سے کتنا آگیا ہے اور گورنمنٹ کو کنٹرول کرنا اتنا آسان نہیں ہے۔ یہ سات ارب کا پراجیکٹ فیڈرل گورنمنٹ چلا رہی ہے جیسا کہ انہوں نے کہا کی جی پیسہ خورد برد ہو رہا ہے اور یہ ہماری ذمہ داری نہیں ہے یہ فیڈرل گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے۔ واپڈا کی تو انہوں نے بھی ٹیک اپ کیا میرے خیال میں محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ سے اس پراجیکٹ کے بارے میں کہ وہاں پے بہت خورد برد ہوئی ہے البتہ جہاں تک اس تحریک التواء کا مسئلہ ہے کہ پٹ فیڈر کے توسیع کے منصوبے کے انجینئروں نے کام کرنے سے انکار کردیا ایسی کوئی بات نہیں ہے جو انہوں نے کام سے انکار کردیا ہے ہم نے وہاں پر ایف سی تعینات کردی ہے۔ ان کے پروٹیکشن کے لئے اور میری آئی جی ایف سی سے بات ہوئی تھی چند دن پہلے اور پورا پراجیکٹ ان کے حوالے کررہے ہیں کہ وہ اس پراجیکٹ کی دیکھ بھال ایف سی کی نگرانی میں کرے میں سمجھتا ہوں کہ اب اس تحریک پر زور دینے کی ضرورت نہیں ہوگی۔

جناب اسپیکر کے حکم سے کارروائی سے حزف کیے گئے۔

جناب اسپیکر ۔ کیا ملک سرور خان صاحب قائد ایوان کے یقین دہانی کے بعد آپ اپنی تحریک التواء پر زور دیں گے؟

ملک محمد سرور خان کاکڑ ۔ جناب قائد ایوان کی یقین دہانی کا تعلق ہے میں اس کو بالکل ایگری agree کرتا ہوں لیکن جہاں تک لا اینڈ آرڈر.......

جناب اسپیکر ۔ جو مخصوص مسئلہ ہے اس پر ان کی یقین دہانی کو آپ قبول کرتے ہیں؟

ملک محمد سرور خان کاکڑ ۔ میں ان کو قبول کرتا ہوں اور اپنی تحریک پر زور نہیں دینا چاہتا ہوں لیکن جہاں تک اس صوبے میں امن و امان کا تعلق ہے میرا یہ حق بنتا ہے کہ میں وزیر اعلیٰ صاحب کے نوٹس میں یا اس معزز ایوان میں ایک پوری دن اس پر بحث ہونی چاہیئے یہ واقعات صرف ایک علاقے یا ایک جگہ سے تعلق نہیں رکھتے ہیں کل رات کوئٹہ میں جناح روڈ کے اوپر بھی ایک واردات ہوئی تھی وہاں پر تین چار ڈاکو۔

جناب اسپیکر - آپ مہربانی کرکے تشریف رکھیں ملک صاحب آپ تشریف رکھیں۔

Mr speaker Motion Not Prossed

جناب اسپیکر - اب اسمبلی کی مجالس کا تشکیل دیا جانا معزز اراکین کمیٹیوں کی تشکیل کا معاملہ تین چار بار ملتوی کیا گیا تھا لیکن رول نمبر(۱۲۸) کے تحت اسمبلی کے مجالس کا تشکیل رواں اجلاس کے دوران مکمل کرنا ضروری ہے لہٰذا وزیر قانون وپارلیمانی امور سے درخواست ہے کہ وہ کمیٹیوں کے متعلق اپنی تحریک پیش کریں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر) - جناب اسپیکر صاحب ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جو ہم چاہتے تھے کہ ہم اور اپوزیشن ایک اگریمنٹ تک پہنچ سکیں میرے ایک دو یا تین دفعہ بیٹھکیں ہوئی ہیں ابھی تک لاسٹ last ایک دو سلسلے رہ گئے ہیں اس تک پہنچ چکے ہیں اور ہمیں امید ہے کہ ہماری لاسٹ last جو تجویز ہے وہ قبول کرلیں گے اور امید کرتے ہیں کہ آنے والی بیٹھک میں ہم اس فائنل تک پہنچ جائیں گے آپ مہربانی کرکے اس کو کچھ اور بھی آگے لے جائے ملتوی کریں تاکہ خیروخوبی سے یہ مسئلہ حل ہوجائے۔

سید شیر جان بلوچ - جناب اسپیکر صاحب یہ جو مجالس قائم کرنے یہ تو یہ ہونا چاہئے تھا کہ جب اسمبلی معرض وجود میں آجاتی یا گورنمنٹ بنتی تھی تو یہ مجلس قائم ہوجاتیں تاکہ ان کے ذریعے جو بھی مسئلے تھے مشکلات تھیں یہ کمیٹی بیٹھ کر ان کو حل کرتی۔ لیکن ابھی تک اس کو التواء میں روز بروز دیا جارہا ہے میرے خیال میں ابھی ہم سن رہے ہیں کہ یہ اسمبلی بھی فسٹ fist کے بعد ختم ہوجائے گی تو بلوچستان کے حالات کے احاطہ سے بلوچستان میں دور دور سے ایم پی اے آتے ہیں جب ایک دفعہ یہ اسمبلی غیر معینہ مدت کے لئے بند ہوجاتی ہے تو پتہ نہیں کہاں کہاں پر یہ ممبران چلے جاتے ہیں لہٰذا میں گزارش کرتا ہوں کہ اس پر ٹائم نہیں لیا جائے بلکہ اس کو پوری طور پر عمل میں لایا جائے تاکہ یہ اسمبلی کی جو کارروائی ہے وہ ایک متعین شدہ راستے کے تحت حل کیا جاسکے اور اسمبلی میں قانون سازی ہو یا حسابات ہوں اس میں کوئی مشکلات پیش نہ آئیں۔ شکریہ۔

نواب ذوالفقار علی مگسی (قائد ایوان) - میں اس بارے میں تھوڑا عرض کرلوں کہ یہ جو کمیٹیز کا تعلق ہے اس وجہ سے ڈاکٹر کلیم اللہ نے فرمایا کہ ہم اور اپوزیشن آپس میں

کسی فیصلے پر نہیں پہنچ سکے اور اگر آپ انسسٹ insist کرتے ہیں کہ اس سیشن کے دوران یہ کمیٹیز بنیں تو اس کا واحد حل الیکشن ہے پھر اگر آپ چاہتے ہیں اپوزیشن چاہتی کہ الیکشن ہو اس کے اوپر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے اس کے علاوہ جیسا کہ انہوں نے کہا کہ اسمبلی جو پہلی تاریخ کو ختم کرنا چاہتی ہے۔ گورنمنٹ اس کی بنیادی وجہ آپ کو پتہ ہے کہ سبی میلہ آرہا ہے پریزیڈنٹ تشریف لارہے ہیں۔ اس کے بعد وزیر اعظم صاحب چھ تاریخ کو آرہی ہیں پھر دو تاریخ کو عمرہ پر جارہی ہیں تو اگر آپ دو تاریخ کے بعد چاہتے ہیں ہم دوبارہ سیشن بلالیں گے ہمیں اعتراض نہیں ہے اگر اسمبلی کا سیشن ایک دو ماہ چلتا رہے تو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔

جناب اسپیکر ۔ اس ایجنڈے کو اگلے اجلاس تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر ۔ وزیر متعلقہ بلوچستان سرکاری اراضی کی غیر قانونی الاٹمنٹ کی منسوخی کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۴ء (مسودہ قانون نمبر ۱ مصدرہ ۱۹۹۴ء) کی بابت اپنی تحریک پیش کریں۔

وزیر قانون ۔ جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان سرکاری اراضی کی غیر قانونی الاٹمنٹ کی منسوخی کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۴ء (مسودہ قانون نمبر ۱ مصدرہ ۱۹۹۴ء) کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب اسپیکر ۔ تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ بلوچستان سرکاری اراضی کی غیر قانونی الاٹمنٹ کی منسوخی کا مسودہ (قانون نمبر ۱ مصدرہ ۱۹۹۴ء) کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ ۔ جناب پوائنٹ آف آرڈر ہماری ترامیم تھیں اس بارے میں لہٰذا ہم نے.....

جناب اسپیکر ۔ سرور خان آپ ایک منٹ تشریف رکھیں۔ آپ اس قانون کی وضاحت کریں۔

مسٹر محمد ایوب بلیدی (وزیر مال) ۔ ۸۸ مارچ سے لے کر ۹۳ اگست تک اس دوران جتنی بھی الاٹمنٹ ہوئی ہیں ہم سمجھتے ہیں اور ہماری گورنمنٹ یہ سمجھتی ہے کہ وہ ساری کی ساری غیر قانونی ہے illegal ہیں، ہم اس ایوان سے ریکویسٹ Request کرتے ہیں کہ

جتنے illegal الاٹمنٹ ہوئے ہیں وہ سارے کے سارے کینسل کئے جائیں۔ کینسلیشن کا موشن ہم نے لایا ہے پیش کیا ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ اس کو منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر - کوئی اور ممبر تقریر کرنا چاہتے ہیں۔

مولانا عبدالباری - جناب اسپیکر یہ بڑی اہمیت کا مسودہ ہے اور مسودہ کی وجہ سے امید ہے کہ یہاں جو غلط الاٹمنٹ ہوئی ہے وہ منسوخ ہو جائیں گی لہذا ہم یقینی طور پر مسودہ پیش کرنے کی تائید کرتے ہیں لیکن متعلقہ وزیر سے گذارش ہوگی کہ جس طرح انہوں نے پچھلے سیشن میں انگریزی میں مسودہ پیش کیا ابھی بھی وہ انگریزی میں بحث چلائیں۔

وزیر مال - یہ مسئلہ نہیں لیکن مولوی صاحب آپ کے سمجھ میں نہیں آئے گا۔

مولانا عبدالباری - پچھلے سیشن میں بھی انہوں نے انگریزی میں مسودہ پیش کیا تھا بے شک ہم عربی میں بول سکتے ہیں فارسی میں بھی لیکن آپ کے لئے عربی مسئلہ ہے۔

جناب اسپیکر - اب سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ - میری بھی ترمیم آئی ہے آپ مجھے تو بھی موقع دیں۔

جناب اسپیکر - جی اب ہم نے صرف تحریک پیش کرنے کی منظوری لی ہے۔

(مداخلت)

ملک محمد سرور خان کاکڑ - تحریک نہیں ہے یہ قانون کی منظوری ہے۔

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر) - الاٹمنٹوں میں شامل رہے ہیں ان کے دور میں ہوا ہے اس زمانے میں بھی ہم ان کے خلاف بولے تھے اس وجہ سے یہ اس کو ڈیلے (delay) کرنا چاہتے ہیں میرے خیال میں پر دسیجر procedure کے مطابق اس پر رائے شماری کی جائے گی۔

جناب اسپیکر - ملک سرور خان صاحب بات یہ ہے کہ تحریک کے پیش کرنے کی آپ مخالفت کر رہے ہیں۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ - میں نے ترامیم کا باقاعدہ نوٹس دیا ہے آپ کے ریکارڈ پر ہے۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی (وزیر) - (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر اگر پیش نہیں ہوگی تو ان کی ترمیمات کیسی آئیں گی؟

ملک محمد سرور خان کاکڑ - تو یہ کلاز بائی کلاز پیش ہوگا انشاء اللہ آپ کو بات سمجھ میں آجائیں گی ساری۔

جناب اسپیکر - ملک صاحب کلاز بائی کلاز بعد میں آئیں گا آپ کا ترمیم بھی آئے گی اس وقت پھر آپ بولیں اس وقت تحریک کو پیش کرنے اور زیر غور لانے کی اجازت اسمبلی سے لی جارہی ہے۔ ملک سرور خان کاکڑ ایک ہی دفعہ کے بارے میں دو تحریک میں ترامیم پیش ہو تو دونوں ان سے پہلے کیونکہ ایک بار آپ منظور کرلیں تو دوبارہ پھر منظوری یہ غلط پروسیجر ہے آپ دونوں ترامیم کو پہلے پیش کریں پھر آپ ہاؤس سے سوال کرسکتے ہیں کہ منظور کی جائے یا نامنظور کیا جائے یہ میجارٹی (majority) میں ہیں یہ میجارٹی (majority) میں ہر غلط قانون پاس کرسکے ہیں۔ (شور)

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر) - (پوائنٹ آف آرڈر) افسوس ہے کہ سرور خان صاحب خود بھی اسپیکر رہے ہیں لیکن ان کو رولز کا پتہ نہیں ایک بار پیش ہوجائے اس کے بعد کوئی ترامین آئیں گی اس کے بعد اس پر کوئی بحث ہوگی اول تو پیش ہونے کی یہ اجازت مانگ رہے ہیں منظور ہونے کی اجازت نہیں مانگ رہے ہیں آپ سنے تو کسی کی پھر بعد میں بولیں ابھی آپ کو بولنے کی اجازت ہوگی ہے ہم کیا کریں ابھی آپ کو۔

جناب اسپیکر - ہم اس تحریک کو زیرے غور ہاؤس میں لانے کے لئے جو تحریک منسٹر صاحب نے پیش کی ہے اس کو زیر غور لانے کے لئے اگر آپ کہتے ہیں کہ زیر غور نہ لائیں تو دوسری بات ہے پھر آپ کے ترامیم بھی نہیں آئیں گی۔

مسٹر محمد صادق عمرانی - (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر ہماری تجویز یہ ہے کہ

جس طرح کمیٹیوں کی تشکیل اگلے سیشن کے لئے انہوں نے رکھی ہے اسی طریقے سے اس بل و جب تک کمیٹیاں تشکیل نہیں دی جاتی ہیں اس وقت تک اس کو التواء میں رکھا جائے اس کے بعد اس کو وہاں کمیٹی کے سپرد کرکے تمام ترمیمات کو دیکھ کر چونکہ ہم بھی چاہتے ہیں کہ پچھلے دور میں اس صوبے کے عوام کے ساتھ جو ناانصافیاں ہوئی ہیں یہاں پر جو غیر قانونی طور پر الاٹمنٹس ہوئی ہیں وہ منسوخ کی جائیں لیکن اس سلسلے میں ہم بھی اس کو بہتر تجاویز دیں گے ہم بھی اس بل کی حمایت کرتے ہیں۔

نواب ذوالفقار علی مگسی (قائد ایوان) ۔ میں صادق عمرانی صاحب کی حمایت کرتا ہوں کہ اس کو بھی پوسٹ پون (Post pone) کردیں۔

(ڈیسک بجائے گئے)

مسٹر سعید احمد ہاشمی (وزیر) ۔ جناب اسپیکر اگر اس مسودے کی بہتری کے لئے اپوزیشن چاہتی ہے کہ وقت دی جائے اور کیونکہ مولانا باری صاحب نے بھی کہا کہ وہ اس کی تائید کرتے ہیں یہ کینسل ہونی چاہئے یہ غلط ہوا تھا اور اگر وہ اس بل کو بہتر کرنے کے لئے اپوزیشن وقت چاہتی ہے تو حکومت کو کوئی اعتراض نہیں ہے اگر وہ اس قانون کی بہتری ے لئے ایسے (Points) دینا چاہتے ہیں کہ اس پر عمل درآمد اور بہتر ہو جائے ہم نے اس پر اعتراض نہیں کیا ہے۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ ۔ ابھی آپ نے فیصلہ کرلیا ہے پھر بعد میں اس پر بحث ہوگی۔

مولانا عبدالباری ۔ جناب اسپیکر (پوائنٹ آف آرڈر) میں نے یہ کبھی نہیں کہا ہے کہ اس کو آئندہ سیشن کے لئے ملتوی کیا جائے کیونکہ ہم لوگوں نے ترامیم پیش کی ہیں اور ہم پوری تیاری کے ساتھ یہاں بیٹھے ہیں بے شک اس پر بحث چلے اور مسودے میں بہت سے نقائص ہیں جو میں نے معلومات کی ہیں لاء ڈیپارٹمنٹ سے۔

مسٹر محمد صادق عمرانی ۔ جناب اسپیکر صاحب اس مسئلے پر وزیر اعلیٰ صاحب نے کہہ دیا ہے کہ اگلے سیشن میں ہوگا تو اس پر اگر بحث ہوگی تو ظاہر ہے آپ اس کو پیش کریں گے تو میں

اس کی مخالفت کرتا ہوں کہ اگلے سیشن کے لئے اس بل کو ملتوی کیا جائے۔ جیسے وزیر اعلیٰ صاحب نے کہہ دیا ہے مزید بحث کرنے کی ضرورت نہیں۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ ۔ (پوائنٹ آف آرڈر) سر اگر قائد ایوان صاحب یہ کریں کہ اس معزز ایوان سے جس میں اپوزیشن کے لوگ بھی موجود ہوں ایک کمیٹی بنائیں اور اس آرڈیننس کا جائزہ لے کر اپنی رپورٹ اس معزز ایوان میں پیش کریں تو یہ زیادہ بہتر ہوگا ایک کمپرومائزنگ بل Compromising Bill آجائے گا ہم تو سب اس صوبے کے فلاح بہبود کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں اور اس میں جو بھی ہمارے اعتراضات ہوں گے ٹریژری بینچز کی ریکوارمنٹس Requirement میں وہ بیٹھ کر ہم اکٹھے چلا سکتے ہیں۔ آپ بے شک اس کو ملتوی کردیں ایک کمیٹی بنا کرکے اس ہاؤس کے اوپر تاکہ اس غور و خوض کرے اس کی جو خرابیاں ہیں اس کو نکالا جائے۔

جناب اسپیکر ۔ چونکہ یہ آرڈر آف دی ڈے میں آچکا ہے۔ اب ایوان ہی اس کی اجازت دے اس کو ملتوی کیا جائے یا جاری رکھا جائے اس ایجنڈے کو؟

مسٹر سعید احمد ہاشمی (وزیر) ۔ جناب اسپیکر اس معاملے کو مزید آگے چلانے کے لئے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اس بل کو سلیکٹ کمیٹی کے حوالے کیا جائے اس پر جو ملک صاحب کا جو موقف ہے وہ بھی پورا ہو جائے گا۔

جناب اسپیکر ۔ آپ اس کو تحریری طور پر اور نام لکھ دیں تو ہاشمی صاحب یہ نام لکھ کر دے دیں آپ تاکہ اسی ہاؤس سے اس کی منظوری لی جاسکے۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی (وزیر) ۔ جی منظوری کی ضرورت پڑے گی اس سلیکٹ کمیٹی کی انشاء اللہ پہلی کو جو سیشن ہوگا ان سلیکٹ کمیٹی کے ناموں کے منظوری کے لئے الیکشن کے لئے ہم ہاؤس میں پیش کردیں گے۔

جناب اسپیکر ۔ اس ایجنڈے کو ملتوی کیا جاتا ہے۔ Next item ایٹم وزیر قانون اور پارلیمانی امور مسودہ قانون نمبر ۴ کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور ۔ جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان میں دیوانی عدالتوں کی (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۴ء کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب اسپیکر ۔ تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ

بلوچستان میں دیوانی عدالتوں کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۴ء کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب اسپیکر ۔ وزیر متعلقہ اس کی تفصیل بتائیں۔

وزیر قانون ۔ جناب والا یہاں ان تمام عدالتوں کے لئے مشکلات تھیں کہ جو معاملات پچاس ہزار روپے تک ہوتے تھے صرف ان کے اختیارات Lower Court لوئر کورٹ کو ہوا کرتے تھے اور اس کے بعد میں کارروائی سیشن کورٹ میں ہوا کرتی تھی چونکہ اب ہر چھوٹا بڑا مسئلہ وہاں تک ریفر Refer ہوتا تھا لہٰذا یہ کوشش کی کہ اس کی حد پانچ لاکھ تک مقرر کی جائے تاکہ لوئر کورٹس Lower Courts کی دس ہزار کی بجائے بھی حد پانچ لاکھ تک ہو۔ لہٰذا یہ ترمیم پیش کی گئی ہے۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ ۔ جناب والا چونکہ آپ جانتے ہیں کہ سول کورٹس میں پانچ لاکھ کے دعویٰ کے لئے بھی فیس جمع کرنا پڑے گی چونکہ بلوچستان کے لوگ غریب ہیں وہ پانچ لاکھ روپے کی فیس کہاں سے جمع کر سکیں گے اور وہ سستا انصاف بھی حاصل نہیں کر سکیں گے اس کے لئے میں چاہتا ہوں کہ اس پر بحث ہونی چاہئے اور یہ بل کمیٹی کے سپرد ہونا چاہئے تاکہ اس کی تمام خامیاں اور خوبیاں نظر آئیں ایسی جلد بازی میں قانون سازی کرنا کہ یہاں بل پیش ہوا اور منظور ہو۔ یہ اس ایوان کے لئے کوئی اچھی روایت نہیں ہے۔ تو میں یہ گزارش کروں گا کہ اپنے اختیارات کو استعمال میں لاتے ہوئے اس بل کو سلیکٹ کمیٹی کے حوالے کردیں تاکہ ایک صحیح رپورٹ آجائے اور ایوان کے دونوں جانب بیٹھے ہوئے اراکین کو ایک متفقہ بل سامنے پیش ہوجائے جس میں تمام لوگوں کا مفاد ہو ورنہ سول کورٹس میں پانچ لاکھ کے لئے غریب عوام کہاں سے فیس جمع کر سکیں گے اور وہاں سے کیسے انصاف حاصل کریں گے آپ جانتے ہیں کہ حال میں جو

اسپیشل ٹریبونل تھا وہ حکومت نے بنایا تھا وہ بھی ختم کردیا گیا ہے لہٰذا لوگوں کو بڑی مشکلات کا سامنا ہے۔

مسٹر کچکول علی (وزیر ماہی گیری) ۔ (پوائنٹ آف آرڈر) سر' جناب والا میرے خیال میں اس بل کو ملک محمد سرور خان کاکڑ مس انٹرپریٹ Miss inter prete کررہے ہیں یہ اس کی سمجھ سے بالا ایک قانونی مسئلہ ہے اس میں کوئی کورٹ کیس کا مسئلہ نہیں ہے۔ اس میں یہ ہے کہ ہمارے جتنے سول جج ہیں ان کی جو پیکونوری جو رسڈکشن Pecunary Jurisdiction ہے وہ پچاس ہزار تک ہے اگر آپ اس پیکونری جورسڈکشن کو وائیڈ Vide کریں گے تو پھر رش ہائرکورٹ Higher Court پر نکالیں ہوگا۔ زیادہ بوجھ وہاں نہیں پڑے گا۔ سینئر سول جج یا سیشن جج پر رش ختم کرنے کے لئے کوشش کی گئی ہے کہ ان کے پاس زیادہ سے زیادہ اختیارات ہوں اس سے زیادہ ہمارے بلوچستان میں قاضی کورٹس ہیں ان کی جو پیکونری جورسڈکشن pecunuary Jurisdiction ہے وہ لمٹ لیس Limit less ہے۔ اس میں کورٹ فیس کی بات نہیں بلکہ عدالتوں کو مزید اختیارات دینے کی بات ہے کہ وہ اس لمٹ Limit کی دعویٰ بات ہے وہ اس کو چلاسکتے ہیں اور ہماری جو سول کورٹس کی جورسڈکشن تھی وہ بہت چھوٹی تھی میرے خیال میں۔

IN THE INTREST OF MASSES OF BALOCHISTAN THE BILL IS JUSTIFIED SIR.

ملک محمد سرور خان کاکڑ ۔ جناب والا جب کسی کورٹس کے اختیارات بڑھائے جاتے ہیں تو اس کے ساتھ اس کے تمام لوازمات بھی بڑھتے ہیں جیسے کورٹ فیس وغیرہ بڑھ جاتے ہیں اس وقت ہمارے بلوچستان کے لوگ غریب ہیں اور جب پانچ لاکھ کی کورٹ فیس ہوگی تو وہ پچاس ہزار سے زائد ہوجائے یہ صرف دو تین ہزار روپے کی بات نہیں ہے اس سے تو کوئی غریب آدمی کو انصاف نہیں لے سکے گا تو ہم یہ عرض کرنا چاہتے ہیں ہم اس بل کی مخالفت نہیں کرنا چاہتے ہیں ہم یہ کہتے ہیں کہ عوام کے مفاد میں اس بل کو کمیٹی کے سپرد کردیا جائے تاکہ وہ اس کی صحیح چھان بین کرکے دیکھ لے اور اس ایوان میں ایک متفقہ بل پیش ہو کر بعد میں پاس ہو یہ سب کے

لئے زیادہ بہتر ہوگا۔

مسٹر کچکول علی (وزیر) ۔ (پوائنٹ آف آرڈر) سر۔ میرے خیال میں جناب والا اس کو یہ ہونا چاہئے کہ دیوانی عدالتوں کا جو دعویٰ ہوگا اس پر ایک لمٹ ہے کہ بارہ ہزار تک ہو یا بیس ہزار تک کا ہوگا اس پر کوئی کورٹ فیس نہیں لگے گی اس کے دو فلسفے ہیں ایک فلسفہ یہ آتا ہے کہ جب دعویٰ کی نوعیت بیس ہزار سے زیادہ ہوگی تو بینولنٹ فنڈ کو داخل کرنا چاہئے۔ یہ ایک مسئلہ تھا دوسرا فلسفہ یہ ہے کہ جورسڈکشن Jurisdiction دی گئی ہے مثلاً ہمارے قاضی کورٹس ہیں میرے خیال میں آپ کے جو سیشن جج کی جورسڈکشن Jurisdiction ہے قاضی کورٹس کی بھی وہی جورسڈکشن Jurisdiction ہے لیکن جہاں میونسپل کیٹیاں ہیں آپ کے کوئٹی اور حب میں تو سول جج ہیں۔ ان کی پینکونری جورسڈکشن Pancunary Jurisdiction بالکل محدود ہیں۔ آپ بے شک اس کے لئے کوئی کمیٹی بنالیں ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے ابھی جناب والا آپ دیکھیں جب ایک آدمی دعویٰ کرے گا اور اس کی قیمت کروڑوں روپے ہوگی وہاں حب میں پیشی نکالیں ہوسکے گا اگر خضدار میں اس کی پیشی ہوگی اس کے لئے کتنی خواری اور جنجال ہوگا اس کی بینکونری جورسڈکشن زیادہ کرنی چاہئے اور جہاں سول جج ہیں ان کے اختیارات پہلے محدود ہیں کہ آپ پچاس ہزار روپے کا آپ وہاں دعویٰ نہیں کرسکتے ہیں۔ میرے خیال میں جو ہمارے کلائنٹس Clients ہیں لیٹی گیشنز ہیں ان پر یہ مصیبت ہے حب میں قاضی کورٹس بھی ہے سول جج ہے اگر پچاس ہزار روپے سے کوئی دعویٰ زیادہ ہو تو وہاں جورسڈکشن Jurisdiction نہیں ہے۔ لہٰذا آپ سینئر سول جج کے پاس جائیں یا سیشن کے پاس جائیں جہاں جورسڈکشن Jurisdiction ہے۔ وہ آپ کو وہاں ریفر refer کریں گے اگر ایک حب میں سے خضدار ایک مقدمے کے لئے آئے تو اس کے آپ اندازہ کریں کتنے اخراجات ہوں گے۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ ۔ جناب والا کچکول علی صاحب نے مان لیا ہے کہ بیس ہزار روپے تک تو کورٹ فیس نہیں لگتا ہے عرض یہ ہے کہ ایک حب کے لئے تو ہم قانون نہیں بنارہے ہیں اگر آپ حب کے لئے قانون بنارہے ہیں تو صحیح ہے۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی (وزیر) - (پوائنٹ آف آرڈر) جناب والا۔ سر آپ نے ہاؤس کے جانب سے دونوں طرف سے باتیں سنی ہیں اور سرور خان نے تو ہمیشہ عوام کے فلاح بہبود کے لئے بات کی ہے جب کہ وزیر تھے اور اب اپوزیشن میں بیٹھے ہوئے ہیں عوام کی بات کی ہے ان کی کارکردگی ہمیشہ عوام کے حق میں گئی ہے ہم یہ حقیقت مانتے ہیں لیکن میں اب یہ سمجھتا ہوں کہ اب صرف بضد ہیں اور مخالفت برائے مخالفت کر رہے ہیں اور سوچ نہیں رہے ہیں کہ ان کی یہ باتیں عوام کے مفاد میں نہیں ہیں۔ اگر وہ ذرا سا غور کریں تو ان کو یہ سمجھ آجائے گی اور وہ اس بل کی تائید کریں گے۔

مولانا عبدالباری - (پوائنٹ آف آرڈر) سر۔ جناب والا یہ تحریک بہتر تحریک ہے۔ میں اس کی تائید کروں گا لیکن میں صرف ایک بات وزیر قانون صاحب سے پوچھنا چاہوں گا کہ انہوں نے اس کی حد پانچ لاکھ روپے کیوں رکھی ہے اور دیوانی عدالتوں کے مختلف مدارج کے مقدمات ہوتے ہیں یہ حد انہوں نے آٹھ لاکھ روپے کیوں نہیں کی ہے؟

مولانا عبدالباری - جناب والا اس کا جواب وزیر قانون صاحب بتائیں کچکول علی صاحب نہ بتائیں۔ کچکول علی صاحب تو وکیل ہیں جواب دے سکتا ہے۔ مگر وزیر قانون بتائے۔

جناب اسپیکر - اس کا کوئی بھی جواب دے سکتا ہے۔

مسٹر کچکول علی (وزیر) - جناب والا میرے خیال میں اس بارے میں ہمیں کچھ سوچنا ہے ابھی ہمارے قاضی صاحبان ہیں ہرچند کہ ان کے جورسڈکشن Jurisdiction ہے وہ سول جج کی ایک ہیں لیکن جو ہمارا یہاں عدالتی نظام ہے کچھ جگہ تو شریعت کا قانون ہے اور جگہ سول پروسیجر کوڈ لاگو ہے یہی اور قاضی کورٹ کے جو اختیارات ان کو بھی سرور صاحب نہیں سمجھ رہا ہے اور بالکل مرج کر رہا ہے مدغم کر رہا ہے۔ ایک ہوتا ہے دعویٰ کی قیمت اگر ایک زمین ہے اس کی قیمت چوبیس ہزار کے لگ بھگ ہے اس پر کورٹ فیس کچھ نہیں ہوتا ہے لیکن اگر ایک زمین کی مالیت چوبیس ہزار سے زیادہ ہو تو اس پر کورٹ فیس ہوگی یہ مسئلہ نہیں ہے یہ مسئلہ کورٹ کے جورسڈکشن Jurisdiction کا ہے کہ سول ججوں کو صرف پچاس ہزار روپے کے مقدمات سننے کے اختیارات تھے اور باقی جو سینئر سول جج ہیں یا ایڈیشنل سول جج ہیں ان پر مقدمات کا

اختیار ہے اور اس کی سول جج کو جورسڈکشن Jurisdiction نہیں ہے وہ خواہ مخواہ وہاں بیٹھا ہے آپ دیکھیں زمینوں کی قیمتیں اتنا بڑھ چکی ہیں آپ دیکھیں زمین کے ایک چھوٹے سے ٹکڑے کی بھی قیمت لاکھوں روپے سے زیادہ ہوگی اور سول جج کی جو عدالتیں وہاں قائم کی گئی ہیں ان کی افادیت ہی ختم ہے۔ اس پر جہاں تک پانچ لاکھ روپے کی اختیارات کئے ہیں تو پھر ہمارے قاضی صاحبان کے اختیارات کو لمٹ لیس Limit less کیا جائے۔

جناب اسپیکر ۔ اب سوال یہ ہے کہ تحریک جو پیش کی گئی کو منظور کیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر ۔ اب مسودہ قانون کا کلازوار زیر غور لایا جائے گا۔

جناب اسپیکر ۔ سوال یہ ہے کہ کلاز نمبر ۲ کو مسودہ قانون ھذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر ۔ سوال یہ ہے کہ کلاز نمبر ۳ کو مسودہ قانون ھذا کو جزو قرار دیا جائے۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ ۔ جنابوالا کلاز نمبر تین کیا ہے ہمیں کیا پتہ ہے کہ اس میں کیا لکھا ہے ویسے سکھوں والا کام ہے منظور یا نامنظور یہ اچھی بات نہیں ہے۔ آپ مہربانی کریں اس ہاؤس کی جانب سے دونوں طرف سے ایک کمیٹی تشکیل دیں تاکہ وہ اچھے اور برے کا جائزہ لے کر وہ اس ایوان میں پیش کرے اس کے لئے ایک متفقہ بل پیش ہونا چاہئے۔ اس میں، میں چاہتا ہوں ایک اچھا قانون بنے اس میں کوئی انا کا کوئی سوال نہیں ہے ایک اچھا قانون بنے۔

جناب اسپیکر ۔ اگر کوئی بھی معزز ممبر کلاز کی وضاحت چاہتا ہے تو وزیر متعلقہ اس کی وضاحت کرتے جائیں اور یہ بل آپ کی ٹیبل پر بھی پڑے ہوئے ہیں سوال یہ ہے کہ کلاز نمبر تین کو مسودہ قانون ھذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر ۔ اب سوال یہ ہے کہ تمہید کو مسودہ قانون ھذا کی تمہید قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر — سوال یہ ہے کہ کلاز نمبر ایک مختصر عنوان اور تاریخ نفاذ کو مسودہ قانون ھذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر — وزیر قانون و پارلیمانی امور اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر قانون — جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں تحریک پیش کرتا ہوں۔ وزیر قانون و پارلیمانی امور بلوچستان کے دیوانی عدالتوں کے مسودہ قانون نمبر ۴ مصدرہ ۹۴ء کو منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر — سوال یہ ہے کہ بلوچستان کے دیوانی عدالتوں کے مسودہ قانون نمبر ۴ مصدرہ ۱۹۹۴ء کو منظور کیا جائے؟

(تحریک منظور کی گئی)

اور مسودہ قانون منظور ہوا۔

جناب اسپیکر — اب اسمبلی کی کارروائی یکم فروری ۱۹۹۴ء صبح گیارہ بجے تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

اسمبلی کا اجلاس ایک بجے (بعد دوپہر) یکم فروری ۱۹۹۴ء صبح گیارہ بجے تک کے لئے ملتوی ہوگیا۔